ولسوف يعطيك ربك فترضى

لله الحمد والمنة که درین ایام فرخنده فرجام کتاب فضائل انتساب قالع اصول نجدیه کامل الافاده در اثبات شفاعت با دلائل قاطعه از قرآن مجید و سنت ساطعه و آثار صحابه و اقوال علمای شرع یعنی



حسب الارشاد مجمع الفضائل حامی دین متین جناب مولانا اوحد الدین صاحب فی تمنی قادری ...

باهتمام تمام الراجی الی رحمة الله الاکبر حاجی عیسی بن حاجی صدیق بن جعفر حفظهما الله تعالی عن اهل الشر

در مطبع احمدی بجلیهٔ طبع تحلی گردید



وبه بسم الله الرحمن الرحيم نستعين

الحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين شفيع المذنبين محمد وآله واصحبه اجمعين ۔ بعد حمد و صلوٰة کے جاننا چاہیے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مین شفاعت پیغمبرون اور مقبولون کی گنہ گارون کے حق مین اگرچہ گناہ کبیرہ کیے ہون اور بے توبہ مر گئے ہون ثابت ہے کہ بعضے بے عذاب بسبب شفاعت کے بہشت مین جاوینگے اور بعضے باوجود ثابت ہو جانے اسباب کے کہ دوزخ کے مستحق ہین بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوینگے اور بعضے دوزخ مین جا کر بسبب شفاعت کے نکلکر بہشت مین جاوینگے بعضون کے بسبب شفاعت کے درجے بلند ہونگے اہل سنت کا مذہب ہے الشفاعة حق یعنے ہونے والی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق اور شفاعت شافعین کا انکار کرنا یا توقف بھی اسمین کفر ہے مجالس الابرار جو وہابیہ کے نزدیک بڑی معتمد و سند ہے اسمین بھی لکھا ہے اور معتزلہ ایک قسم کی شفاعت کے انکاری ہیں کہ مرتکب کبیرہ جو بے توبہ مرے اسکی شفاعت نہوگی منکر شفاعت کے اور مردود جماعت کے ٹھہرے اہل سنت اور معتزلہ مین جو اس مسئلہ کی بحث ہوئی ہے معہ دلایل طرفین مجمل و مختصر بیان لکھے جاتی ہے کہ دیکھنے والون کو حال وہابیہ کی مخالفت کا کتاب و سنت اور مذہب اہل سنت وجماعت بلکہ تمام امت بلکہ ہر پیغمبر کی شریعت سے ظاہر ہو جاوے سنو امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین آیہ کریمہ لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة کے ذیل مین لکھا ہے اجماع کیا امت نے اسپر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے شفاعت آخرت مین ہے اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانا عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا اور لسوف يعطيك ربك فترضى پر اختلاف ہے کہ شفاعت کسکے واسطے ہے معتزلہ کہتے ہین واسطے مستحقین ثواب کے اور تاثیر اسکی زیادتی منافع کے ہے قدر استحقاق پر اہل سنت کہتے ہین کہ تاثیر شفاعت کی دور کرنا عذاب کا ہے انسے کہ مستحق ہون عذاب کے یا بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوین یا دوزخ سے نکلکر بہشت مین داخل ہون اور اتفاق ہے

اوسپر کہ یہہ شفاعت واسطے کافر کے نہین ہے معتزلہ انکار شفاعت پر واسطے اہل کبائر کے دلیل لائے اس آیت کو
اور آیہ کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ اور آیہ کریمہ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ اور آیہ
کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور آیہ کریمہ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی فاسق اللہ کے نزدیک پسند
نہین ہی اور جب فرشتون نے اوسکی شفاعت نہ کی انبیا بھی نکرینگے اور آیہ کریمہ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ اور
آیہ کریمہ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ اور آیہ کریمہ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ
شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ اور آیہ کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور آیہ کریمہ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا اللہ تعالی نے اصحاب کبایر کی شفاعت کا اذن نہین دیا کیونکہ
اگر اذن ہوا ہوتا تو یا عقل سے معلوم ہوتا یا نقل سے عقل کو کچھ اسمین دخل نہین اور نقل یا آحاد ہے وہ ظنی ہے
یا متواتر ہیہ باطل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جمہور فقہاء کو معلوم ہوتا اور اگر یون ہوتا تو اس شفاعت کا انکار نکرتے
پس جب ان لوگون نے اتفاق کیا انکار پر تو معلوم ہوا کہ یہہ اذن پایا نگیا اور آیہ کریمہ فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِیْلَكَ اور دلیل لائے حدیثین انمین سے حدیث حوض ہی کہ آپ لوگون کو پکارینگے کہا جاویگا کہ انھون
تبدیل کیا تیرے بعد فرماوینگے سحقا سحقا جب پانی نہ دیا تو عذاب سے کیونکر بچا سکے دوسری حدیث
کعب بن عجرہ کی اسمین ہی کہ سفیہ امیرونکے پاس جانے والا اور ظلم پر اونکے مدد کرنے والا اور جھوٹ پر تصدیق
کرنے والا مجھسے نہین ہے اور نہ مین اوس سے اور حوض پر نہ آویگا اور جو گوشت حرام سے پیدا ہوا ہو بہشت مین نجاویگا
تیسری حدیث ابوہریرہ رض سے آویگا ایک تم مین کا میرے پاس قیامت کے دن اوسکی گردن پر مال
ہوگا مجھسے مدد چاہیگا مین کہونگا مالک نہین تیرے واسطے اللہ سے کسی چیز کا اور پہنچا چکا تھا تجکو چوتھی
حدیث فرمایا آزاد کے بیچنے والے اور مزدور سے کام لیکر مزدوری نہ دینے والے اور غدر کرنے والے کا مین دشمن
ہونگا قیامت کے دن جب دشمن ہوے تو شفیع کیونکر ہونگے اہل سنت کیطرف سے جواب یون ہی کہ آیہ کریمہ لَا
یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ مین عام نفی ہے شفاعت کی اوسکی تخصیص واجب ہے کیونکہ دلیلین شفاعت ہونیکی
بھی ہین اور آیہ کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ سے مراد بعض ظالمین ہین یعنے کافر
اور آیہ کریمہ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کا مطلب عموم کا سلب ہے یعنے سب کا مددگار نہین نہ سلب کا عموم
یعنے مددگار نہونا سب کے واسطے سے اور آیہ کریمہ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی کا حال یہہ کہ صاحب
کبیرہ مرتضی ہے ایمان و توحید کے سبب اور آیت کی یہہ معنی نہین ہین کہ اللہ تعالی جسکی شفاعت پسند کرے
اوسی کی شفاعت کرین بلکہ جسکو اللہ نے پسند کیا اوسیکی شفاعت کرینگے کہ اسمین اللہ تعالی کی پسند چیزون
کی طلب اور گناہون سے بچنے پر ترغیب تحریض ہی اور پہلی تقدیر پر یہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا اور آیہ کریمہ

اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ مین مراد کفار ہین اور آیات کریمہ مَا مِنْ شَفِيعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ اور
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ کو جو معتزلہ نے
دلیل لا کر کہا کہ اذن پایا نہین گیا سو یہہ بات ممنوع ہی اور دلیل اس منع پر یہ نا ہین جو ہم دلیلین اس شفاعت
کے حاصل ہونے پر اور آیہ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا کا حال یہہ کہ آیہ کا خصوص نزول آیت کے عموم مین
حرج نہین کرتا اور حدیث جو معتزلہ دلیل لائے وہ دلالت کرتے ہین بعضونکے بعض مقام مین شفاعت
نکرنے پر نہ یہہ کہ سب مواطن قیامت مین شفاعت نہ کرنیکی اہل سنت دلیل لائے اپنے مذہب پر آیہ کریمہ
مقولہ عیسی علیہ السلام کا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ اور مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيمٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیتین پڑہین ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِي اُمَّتِي
اور روے اللہ تعالی نے فرمایا ای جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر کہہ ہم تجکو راضی کرینگے تیری
امت مین اور رنجیدہ نکرینگے اور آیہ کریمہ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا جن
گنہگارون نے اللہ تعالی کے آگے عہد لیا انکا داخل ہونا اسمین واجب ہے اور صاحب کبیرہ نے اللہ تعالی
کے آگے توحید و اسلام کا عہد لیا اسکا داخل ہونا اسمین واجب ہوا اور آیہ کریمہ لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى
مومن مرتضی ہے اگرچہ صاحب کبیرہ ہو اور آیہ کریمہ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ جب کافرونکو
خاص فرمایا تو معلوم ہوا کہ غیر کافر کو نفع کریگی اور آیہ کریمہ فَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اللہ تعالی نے حکم فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا واسطے مومنین و مومنات کے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کی اونکے واسطے اور جب یہہ ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے اونکو بخشدیا اور
نہین تو لازم ہوا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کا واسطے رد کرنے دعا کے اور یہہ
نری تحقیر و ایذا ہے نہ اللہ تعالی کے لایق نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالی نے حکم
کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا واسطے کل گنہگارونکے تو آنحضرت کی دعا کو قبول فرمایا اور یہہ واسطے
تمام نہین ہوتا کہ اونکو بخشدیا اور شفاعت کے معنے نہین ہین مگر یہہ اور اللہ تعالی نے فرمایا اِذَا حُيِّيْتُمْ
بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اللہ تعالی نے حکم فرمایا تحیہ کے روکا یا اس سے اچھے کا اور
ہمکو حکم فرمایا تحیہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
اور یہہ تحیت ہے جب ہمنے طلب کی اللہ سے رحمت واسطے آنحضرت کے تو واجب ہوا کہ آنحضرت طلب کرین
اللہ سے رحمت واسطے سب مسلمانونکے اور یہی معنے شفاعت کے ہین اور واجب ہوا کہ اللہ تعالی قبول کرے

شفاعت آنحضرت کی سب مسلمانونکے حقمین اور وہی مطلوب ہے اور آیۂ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ الآیہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول جب استغفار کرینگے انکے واسطے
اللہ تعالی انکو بخشیگا یعنی گنہگار ونکو اور ظالمون کو پس ثابت ہوا کہ شفاعت رسول کی اہل کبایر کے حقمین آخرت
مین مقبول ہے جیسی دنیا مین اور آیۂ کریمہ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور حدیثین بھی دلالت کرتی ہین
شفاعت کے ہونے پر واسطے اہل کبایر کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعتی لاهل الکبائر
من امتی اور فرمایا لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته وانی اختبات دعوتی
شفاعة لامتی الی یوم القیمة فهی نائلة انشاء الله تعالى من مات من امتی لا
یشرك بالله شیئا صحیح مسلم مین یہ حدیث ہے اور وہ صریح ہے اسمین کہ جو شخص آپکی امت سے مریگا
بے شرک کے سب کو آنحضرت کی شفاعت پہنچیگی اور اسطرح کے حدیثین اگرچہ آحاد مین مگر بہت ہین نہایت
کثرت سے اور قدر مشترک انکی مروی ہے بطریق تواتر کے پس حجت ہوگیا یہ خلاصہ ہے تفسیر کبیر کا نہایت مختصر
اور آیۂ کریمہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کے یہ معنے لکھے کہ نہ شفاعت کریگا اسکے آگے کوئی مگر
اوسکے امر سے اور یہ بیان ہے کہ مشرکین زعم کرتے تھے اصنام کی شفاعت کا اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ یہ
مطلب نپاوینگے اللہ تعالی کے آگے کسی کی شفاعت نہین مگر اونکی اللہ تعالی نے استثنا کیا اونکو اور
قفال سے نقل کیا کہ اللہ تعالی اذن دیگا غیر مطیع کی شفاعت کا اور اسبات کو رد کیا اور قفال پر طعن کیا کہ
مذہب معتزلہ کی تقریر مین بڑا مبالغہ کیا تھا اور آیۂ کریمہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ
جَحِيْمٍ الی آخرہ کی تفسیر مین لکھا کہ اصحاب کبایر کے وعید کو قطعی کہنے والون نے اس آیت سے دلیل
پکڑی اور کہا کہ ثابت ہوا کہ اونکے واسطے شفاعت نہین ہے اور جواب دیا کہ عموم کے لفظون کی دلالت
استغراق پر دلالت ظنی ضعیف ہے اور مسایل قطعی مین اسکا اعتبار جایز نہین ہے اسی طرحسے تقریر کر کے آخر
کو لکھا کہ اگر اونکا کہنا تسلیم کرین تو یہ دلیل معارض ہے اون دلیلون سے جو دلالت کرتے ہین عفو شفاعت
پر واسطے اہل کبایر کے اور ترجیح اوسیکو ہے کیونکہ اونکی دلیل عام اور ہماری دلیل خاص اور خاص مقدم
ہے عام پر اور لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا سے دلیل لانے نفی شفاعت پر واسطے عاصیونکے سو وہ
ویسا ہی ہے جیسا کہ لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور اسکا جواب سورہ بقر مین گذرا یہانتک خلاصہ ہے
تفسیر کبیر کا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے آیۂ کریمہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ نہ اداکریگا کوئی نفس اگرچہ بڑا شاکر
اور مقرب ہو اللہ کا کسی نفس سے اگرچہ اوسکا بیٹا ہو جو شکر نہ کیا اور کفر اختیار کیا اور نہ قبول کیجاویگی شفاعت

بعض فرقے جو کافر کے حقمین تھا اس آیت کی دلیل لاتے ہین نفی شفاعت پر اور کہتے ہین کہ قیامت کے دن
شفاعت نہوگی لیکن سمجھتے نہین کہ اس آیت مین نفی شفاعت کیواسطے کافر کے ہی بہت آیتین اور حدیثین
دلالت کرتی ہین شفاعت کے واقع ہونے پر پس اس آیت کی تخصیص ضرور ہی اہل سنت کافر کو خاص
کرنے مین اور متواتر محدثون نے بیان کیا کہ سوائے کافر کے سب گنہگارونکے حقمین شفاعت کا حکم ہوگا
پس خروج مطلق شفاعت سے صرف کافر ہو اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے کیونکہ یہہ کلام واسطے رد خیال
ان لوگونکے ہے جو سمجھتے تھے کہ ہم کافر بھی ہونگے ہمارے بزرگ آخرت کے عذاب سے بچالینگے حقیقت شفاعت
کی یہہ ہے کہ کامل کا کمال پھیل جاوے اور اپنے ناقص اتباع کو اپنے مین لے لیوے اور اسکا نقصان اوسکے
کمال مین پنہان ہو جاوے مدار شفاعت کا دو چیز پر ہے پہلے نفس کامل کے کمال کا پھیل جانا کہ قیامت
کے دن حق تعالی کی عنایت سے وعدہ کیا گیا ہے اس واحاطہ ہی کو شریعت مین اذن
کہتے ہین دوسرے ناقص کا اوس صاحب کمال کے تابع ہونا ایمان اور صحت عقاید کے محال ہے
اور کافر اور منافق کو شفاعت نہین ہے یہہ خلاصہ ہے نہایت مختصر تفسیر عزیزی کا اور ھدی
... مین لکھا ہے ... فرقہ معذبین مین کہ بقدر رسوخ ... ہونگے عذاب ہوگا یہانتک کہ
انبیا علیہم السلام ... کی شفاعت سے نجات پاوینگے یہہ بھی خلاصہ ہے تفسیر عزیزی کا اور آیہ کریمہ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ کی تفسیر مین لکھا ہے سب
صحابہ اور تابعین نے ... اوسے بیان کیا اور اہل سنت وجماعت نے اختیار کیا وہ ہے کہ گناہ کبیرہ
والا اہل بہشت کے ہے اگرچہ بے توبہ کے مرے اور مثل سب مسلمانونکے ہے نماز جنازہ اور اوسکے لئے
استغفار اور صدقے اور نیکیون سے مدد کرنے مین اور اسکے حقمین پیغمبر کی شفاعت اور اللہ کی رحمت
کی ... بلکہ افضل کیا گیا ہے کہ اللہ اپنی رحمت ... سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت سے بعض گناہ کبیرہ والونکو بخشدیگا اور بعضونکو عذاب بھی کرے اور جنکو عذاب ہوگا وہ
... دوزخ مین رہینگے کہ یہہ بات خاص ہے واسطے کفر کے اور آیہ کریمہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ کی تفسیر مین لکھا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب
اپنی امت سے مین شفاعت کرونگا اپنے اہلبیت کی پھر بنو ہاشم کی پھر اونکے جو اقرب ہین درجہ بدرجہ
قریش سے اور فضائل سورہ بقر مین لکھا ہے حدیث مشہور مین ہے کہ سورہ بقر اور سورہ ال عمران
قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاہ کی صورت مین آوینگے اور اون دونون کے بیچ مین
ایک خط چمکتا ہوگا یا مانند دو غول پرند جانورونکی صف باندھکر آوینگے اور اپنے پڑھنے والے ... جھگڑ

سے شفاعت مین مجادلہ واصرار کرینگے یہانتک کہ اوسکو بہشت مین لیجاوینگے اور آیۂ کریمہ وَعَهِدْنَا اِلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ الخ کے ذیل مین ابن مردویہ واصفہانی و دیلمی سے بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ لکھا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن کعبہ کو فرشتے دولہن کیطرح زیب و زینت سے آراستہ کرکر حشرگاہ کو لیجاوینگے اثناء راہ مین میری قبر پر جب گذریگا اور زبان فصیح سے کہیگا السلام علیک یا محمد ﷺ مین جواب مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا اور تو اونسے کیا سلوک کریگا کعبہ کہیگا کہ یا محمد جو تیری امت سے میری زیارت کو آیا اوسکو مین کفایت کرتا ہون اور اسکا شفیع ہونگا اوسکے طرفسے اپنی خاطر کو فارغ رکھو اور جو میری زیارت کو نہین پہنچا اوسکو تم کفایت کرو اور اوسکے شفیع ہو حضرت مولوی رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن جب سب اوٹھینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت انکے ساتھ اور ہر پیغمبر کی امت اپنے پیغمبر کے ساتھ اکٹھے ہونگے اور سورج نزدیک ہو جاویگا طرح طرح کے رنج و خوف ہونگے ناچار ہو کر حضرت آدم سے وسیلہ ڈھونڈھینگے کہ ہماری شفاعت کرو حضرت آدم عذر کرینگے اور کہینگے نوح کے پاس جاؤ اسیطرح ہر پیغمبر ایک دوسرے کا حوالہ دیگا یہانتک کہ سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوینگے اور کہینگے یا حضرت محمد تم محبوب خدا کے ہو اور حقتعالی نے دنیا مین تمکو مغفرت اول و آخر کی بشارت دی تھی آج اللہ کا سب خلایق پر غصہ و عتاب ہے تم سے کچھ پرسش اور مواخذہ نہین ہے اور تم خاتم النبیین ہو اگر تم نے جوابدیا کسکے پاس جاوینگے تم البتہ ہمارے واسطے شفاعت کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے سچ ہے مین ہی ہون آج اس کام کے لئے اور میرا حق ہے آج شفاعت کرنا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جناب مین متوجہ ہونگے اور سجدہ کرینگے اللہ تعالی فرماویگا ای محمد سر اٹھاؤ جو کہوگے مین سنونگا اور جو مانگوگے دونگا اور شفاعت کروگے قبول کرونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھاوینگے اور عرض کرینگے کہ ای اللہ جبرئیل نے دنیا مین تیری طرف سے مجھے عہد پہنچایا تھا کہ قیامت کے دن جسطرح تو راضی ہوگا خوش کریگا سو مین اس عہد کا وفا ہونا چاہتا ہون اللہ تعالی فرماویگا جبرئیل نے جو کہا ہے سچ کہا ہے مین البتہ تمکو راضی کرتا ہون اور تمھاری شفاعت قبول کرتا ہون پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے بہشت کا قفل کھولکر لوگون کو اسمین داخل کرکے متوجہ ہونگے اپنی امت کے احوال دریافت کرنے پر اسوقت آپکی امت سب بہشتیون سے چوتھائی حصہ ہوگی جب معلوم ہوگا کہ ہزارہا امتی دوزخ مین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جہت سے کہ رحمۃ للعالمین ہین محزون ہونگے اور اللہ تعالی سے عرض کرینگے کہ الہی میری امت کو دوزخ سے خلاص فرماؤ وہان سے حکم ہوگا جسکے دلمین جو برابر ایمان ہو دوزخ

سے نکالو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکر اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے حکم سے فرشتوں کو ساتھ لیکر دوزخ کے کنارے پر تشریف لاکر فرماوینگے کہ
اے یارو اپنے دوستوں اور عزیزوں کو یاد کرو اور جسے بتلاؤ کہ فرشتے آگ سے نکالیں شہید ستر آدمی کی
و حافظ دس کی اور عالم اور اولیا موافق اپنے اپنے مرتبے کے صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے
اور فرشتے ان لوگوں کو اپنے مرتبے کے موافق آگ سے نکالینگے اس شفاعت میں سب سے پہلے گنہ گاران اہلبیت
نجات پاوینگے اور ایسی ہی اور شفاعتوں میں ہوگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے حکم
ہوگا جسکو آدھے دانہ رائی کے برابر ایمان ہو وہ دوزخ سے نکالو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب
اور اولیا اور علما کو فرماوینگے پھر اپنے اپنے پہچانتوں کو اور دوستوں کو یاد کرو اور دوزخ سے باہر کراؤ وہ موافق
ارشاد کے عمل کرینگے اور ہزاروں آدمی دوزخ سے نکلینگے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے حکم ہوگا
جسکو ذرہ بھر ایمان ہو دوزخ سے نکالو اسی دستور کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متوسلین آپکے
حکم سے ڈھونڈھ [illegible] پیچھے رہ جاوینگے وہ کہ ان لوگوں نے توسل رکھتے تھے اور انکو انکے
احوال کی خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے واسطے بھی شفاعت کرینگے اللہ تعالی فرماویگا انکو
ہم آپ نجات دینگے جنتی لوگ بہشت میں اپنے اہل وعیال کو کہ وہ بھی بخشے گئے ہونگے پوچھینگے فرشتے
بتلاوینگے کہ اپنے اپنے مکان میں اپنے اعمال کے موافق ہیں بہشتی کہینگے کہ ہمکو بغیر اونکے کچھ لذت و راحت
نہیں ہے ہمارے پاس پہنچا دو الٰہی بات فرماویگا کہ اچھی ذریت کو بھی اونکے پاس پہنچا دو ہر شخص کے عیال
اوسکے ساتھ جمع ہونگے اور اونکے تفضل سے بڑی نعمتیں ملینگی سوائے اپنے اعمال کے جزا کے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درجے استحقاق سے زاید ملینگے یہہ خلاصہ ہے قیامت نامہ کا
قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفا میں لکھا ہے اللہ تعالی نے فرمایا عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَحْمُودًا یعنے ضرور پہنچاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں اور بہت حدیثیں اس باب میں کہ مراد مقام
محمود سے شفاعت ہے ذکر کرکر کہا کہ یہی مذہب ہے صحابہ و تابعین اور عامہ ائمہ مسلمین کا اور صحیح حدیثوں
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی تفسیر فرمایا ہے واجب ہے اوسکے سوا اور پر التفات نہ کیا
جاوے ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا
میں آدھی امت کے بہشت میں جانے اور شفاعت میں سو میں نے اختیار کیا شفاعت کو کیا تم جانتے ہو
کہ وہ متقیوں کے واسطے ہے لیکن وہ شفاعت گنہ گاروں خطاکاروں کے واسطے ہے اور ابوہریرہ رض سے
روایت کیا کہ مینے کہا یا رسول اللہ شفاعت کے باب میں آپ پر کیا اترا ہے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اخلاص

سے دل اوسکا تصدیق کرے اوسکی زبان کے اون سب کے واسطے میری شفاعت ہے ام حبیبہ سے
روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دکھلایا گیا مجکو میری امت پر آویگا میرے بعد
اور آپسکی خونریزی اور جو آیا اگلی امتو نپر پس مینے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کہ قیامت کے دن شفاعت
مجھکو دے پس اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور کہا قاضی نے حدیث صحیح مین بہت طرق سے آیا ہے سب پیغمبرون
کے واسطے ایک دعا ہے کہ وہ مانگتے ہین مینے اپنی دعا یعنی شفاعت چھپا رکھی امت کی قیامت کے دن اہل
علم نے کہا مراد یہ ہے کہ سب پیغمبرونکے واسطے ایک دعا ہے کہ اعلام کر دیا کہ وہ مقبول ہے اور اسمین جو وہ چاہین گے
ویسا ہی کیا جاویگا بخلاف اور مستجاب دعاؤنکے کہ بیشمار ہین انکی دعاؤنکے وقت انکا حال خوف و رجا مین
ہوتا ہے اور خاص اس دعا کے قبول ہونیکی ضمانت دی گئی جو تہا بین اسمین مانگنے اجابت کے ہے مین پر بدور
سافرہ مین صحیح بخاری صحیح مسلم مین روایت کیا حضرت عمران بن حصین نے فرمایا کہ میری امت سے ایک قوم
جو کہ مکذب کرینگے شفاعت کی اور سعید بن منصور و بیہقی و ہناد سے روایت کیا انس سے کہ جو مکذب
ہے شفاعت کی شفاعت اسکو نصیب نہوگی صحیح مسلم سے روایت کیا ابن عمرو سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قول ابراہیم اور عیسیٰ کا پڑہا ہاتھ اوٹھائے اور کہا امتی امتی اور روئے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل جا طرف محمد کے اور کہہ کہ ہم راضی کرینگے تجکو بیچ امت تیری کے اور رنجیدہ
نکرینگے بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے بسند حسن جیسا کہ منذری نے کہا روایت کی
علی ابن ابیطالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرونگا اپنی امت کے
واسطے یہانتک کہ پکاریگا میرا رب یا محمد تو راضی ہوا مین کہونگا ہان ... ترمذی و ابن
ماجہ و حاکم و ابن حبان و بیہقی نے طبرانی نے عوف بن مالک سے ... صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے مختار کیا اسمین کہ آدہی امت ... بہشت
مین ہو اسمین وہ تنہائی میری امت کی بہشت مین جاوینگے بحساب ... کی شفاعت
مین نے اختیار کیا شفاعت کہ وہ سب کے واسطے ہے امام احمد اور طبرانی ... بسند جید
معاذ بن جبل و ابی موسیٰ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے رب نے
مجکو مختار کیا اسمین کہ آدہی امت بہشت مین داخل ہو یا شفاعت مینے شفاعت ... کی اختیار
کی اور جانا کہ شفاعت انکے واسطے بہت واسع ہے اور شفاعت اسکے واسطے ہے ... نکرے
انس سے بھی مثل اسکے روایت کیا امام احمد و طبرانی و بیہقی ... بن عمر سے روایت
کیا کہ مین اختیار دیا گیا شفاعت اور آدہی امت کی بہشت کو جانے مین مینے اختیار کیا شفاعت کو

کہ یہ عام تر اور کافی تر ہے کیا تم جانتے ہو شفاعت کو واسطے متقیون کے لیکن وہ واسطے گنہ گارون کے ہی
ابو داؤد و ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا انس سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت
میری واسطے اہل کبایر کے ہی میری امت سے اس مضمون کی بہت سے حدیث اسباب مین روایت
کی ہین طول کے لحاظ سے اسیقدر پر کفایت کئے گئے طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنی امت سے شفاعت کرونگا اپنے اہلبیت کی پھر جو نزدیک مین درجہ
بدرجہ قریش و انصار سے پھر اہل یمن کی پھر باقی عرب کی پھر عجمیون کی اور پہلے شفاعت کرونگا فضل
والون کی طبرانی و بزار نے عبد الملک سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی
امت سے شفاعت کرونگا اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف کی اور اعمال موجبہ شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین لکھا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو اذان سنکر کہے اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسيلة
والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته واجب ہوئی اسکے واسطے شفاعت میری
قیامت کے دن اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے ہی اور طبرانی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان
سنکر فرماتے تھے اللهم رب هذه الدعوة والصلوة على محمد واعطه سؤله يوم القيمة
اور فرمایا کہ جو مثل اسکے کہے جب اذان سنے اوسکو شفاعت محمد کی واجب ہے قیامت کے دن اور
اور ... مین ہے یہ فرماتے اللهم صل على عبدك ورسولك واجعلنا في شفاعته يوم القيمة بزار نے
روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو میری قبر کی زیارت کریگا اوسکو میری شفاعت
واجب ہوئی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو میری زیارت کو آویگا اور اوسکو کچھ حاجت سوائے میری
زیارت کے نہو تو میرے اوپر حق ہی کہ اوسکا شفیع ہون دن قیامت کے صحیح مسلم مین ہی کہ فرمایا مدینہ کی
سختی و تکلیف پر کوئی ثابت رہیگا مگر مین اسکا شفیع و شہید ہونگا قیامت کے دن ترمذی و ابن
ماجہ و ابن حبان و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا جسکو استطاعت ہو کہ مدینہ مین مرے پس چاہیے کہ وہین
مرے کہ جو وہان مریگا مین اسکا شفیع ہونگا اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا کہ جو مکہ یا مدینہ مین مریگا
مستوجب ہوگا میری شفاعت کا اور ہوگا قیامت کے دن آمنین سے اور بیہقی مین ہی کہ جو کوئی
جمعہ کے دن یا رات مین بہت درود پڑھیگا مین اسکا شہید اور شافع ہونگا قیامت کے دن
اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو درود پڑھیگا مجھپر دس مرتبہ صبح کو دس مرتبہ شام کو اوسکو
میری شفاعت ملےگی قیامت کے دن اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت

کے باب شفاعت انبیا و ملائکہ و علما و شہدا و صالحین و موذنین و اولاد مین لکھا ہی ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شفاعت کرینگے قیامت کے دن انبیا پھر علما پھر شہدا ابو داؤد اور ابن حبان نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید ستر آدمی کی شفاعت کریگا اپنے کنبے والون سے اور امام احمد و طبرانی و ترمذی و ابن ماجہ نے بھی مثل اسکے روایت کیا دیلمی نے روایت کیا ابن عمرؓ سے کہ عالم سے کہا جاویگا کہ تو شفاعت کر اپنے شاگردون کی اگرچہ آسمان کے ستارونکے برابر ہون ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم کی قوم سے زاید لوگ بہشت مین داخل ہونگے ابو یعلی و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو شخص ایک جنگل مین چلے ایک عابد دوسرا فاسق فاسق کے پاس تھوڑا سا پانی عابد کو پیاس لگی فاسق سے مانگا اوسنے کہا کہ اگر مین تجھکو دون تو مین پیاس سے مرون عابد گر پڑا فاسق کو رحم آیا پانی کا چھینٹا دیا اور اوسکو پلا دیا دونون چلے اور جنگل کو طی کیا قیامت کے دن دونونکا حساب ہوگا عابد کو حکم ہوگا بہشت کا فاسق کو دوزخ کا پھر عابد کو پکاریگا کہ مین اپنے اوپر تجھکو مقدم کیا جنگل مین اور مجھے دوزخ کا حکم ہوا میری شفاعت کر وہ فرشتون سے کہیگا کہ ٹھہرو اور اگر اللہ سے کہیگا کہ میرے واسطے بخشدے اللہ تعالی فرماویگا وہ تیرے واسطے ہو عابد اسکا ہاتھ پکڑکر بہشت مین لیجاویگا اس مضمون کی حدیث بہت کتابون سے روایت ہے ابن ابی عاصم اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ آیہ کریمہ فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ کے بیان فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالی انکا اجر پورا کریگا بہشت مین داخل کرکے اور اپنے فضل سے زاید کریگا وہ شفاعت ہے اسکی کہ جسکو دوزخ واجب ہوگئی ان لوگونسے کہ دنیا مین احسان کیا تھا بزار نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ حاجی چار سو آدمی کی شفاعت کریگا اپنے اہلبیت سے اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس مسلمان کے تین بیٹے نابالغ مرگئے بہشت کے دروازے پر کھڑے ہوجاوینگے اونسے کہا جاویگا کہ بہشت مین داخل ہو وہ کہینگے ہم کیونکر داخل ہون کہ ہمارے ماں باپ داخل نہین ہوئے دوسرے یا تیسرے بار مین کہا جاویگا داخل ہو تم اور تمہارے ماں باپ ابو نعیم نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانونکے لڑکے قیامت کے دن عرش کے نیچے ہونگے شفاعت کرنے والے اور شفاعت مقبول کئی گئی امام احمد اور حاکم اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا کہ مین نے اوسنے

باز رکھا کھانے اور شہوت سے میری شفاعت اسکے حق مین قبول کر قرآن کہیگا مینے اوسکو رات کو باز رکھا
سونے سے میری شفاعت اسکے حق مین قبول کر فرمایا کہ انکی شفاعت قبول کیجاویگی غرض شفاعت
کی تفصیل اس کتاب مین اور کتب دینیہ معتبرہ مین اس درجے کو ہی کہ اگر جمع کیجاوے تو ایک کتاب
مبسوط ہو جاوے اختصار کیواسطے اسیقدر پر کفایت کی اور اسی کتاب مین بیہقی سے نقل کیا ہے
آیۂ کریمہ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا شفاعت کو دفع نہین کرتے کیونکہ مراد ملک سے دفع کرنا
ہے قوت سے جیسے دنیا مین اپنے نفسون سے اور دوسرون سے بقوت دفع کرتے ہین قیامت کے
دن نہ ہوگا اور شفاعت اسباب سے نہین ہی کیونکہ وہ تو شفاعت کرنے والے کی عاجزی ہی اوسکے
آگے لب سے شفاعت چاہتی ہی فقط عاجز اس باب کو ختم کرتا ہی اس حدیث پر کہ طبرانی نے روایت کیا
ابن مسعود سے کہ شفاعت آدمیون کی ہوتی رہیگی اور وہ دوزخسے نکلتے رہینگے یہانتک کہ ابلیس کو
بڑھ جاوے امید اوسکی کہ اوسکو پہنچے شفاعت واہ کیا مقام عبرت و حیرت ہے کہ وسعت شفاعت
کا یہہ مرتبہ کہ ابلیس کو بھی امید ہوا اور اب فرقہ اولاد آدم سے ایسا پیدا ہوا کہ اعتقاد شفاعت کو کفر و
شرک اور امیدواران شفاعت انبیا و اولیا کو کافر و مشرک کہتا ہے دیکھو تقویۃ الایمان مین آیۂ کریمہ
قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ کے فائدہ مین لکھا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت
کے کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے
اور اونکو اوسکے مقابلہ کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی
اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہہ معاملہ کرے گو کہ
اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے انتہی اس کلام مین
جو جو خرابیان اور تحریفان دین متین کے ہین تفصیل اوسکی اور جگہہ لکھی گئی ہی یہان صرف تعرض
کیا جاتا ہی اس فقرہ سے کہ متعلق ہی مبحث سے وہ یہہ کہ سفارشی سمجھنے کو جو داخل کیا کفر و شرک مین
سو شریعت محمدیہ کیا تمام شرایع کے مخالف ہی خاص کر شفاعت تمام شرایع سے ثابت ہے
مشرکین کی گمراہی یہہ ہوئی کہ مرتبہ شفاعت کو مرتبۂ الوہیۃ کا ٹھہرادیا کہ اللہ تعالی نے صالحین
مقربین کو الوہیۃ دی کہ وہ مستحق عبادت کے ہوگئے اللہ تعالی کی عبادت تقرب کا فائدہ نہین
دیتی کیونکہ اللہ تعالی بہت عالی ہی بلکہ انہین کی عبادت ضرور ہی کہ اللہ تعالے سی نزدیک کرین پھر انکے نام کے
پتھر سے کر قبلہ ٹھہرایا انکی طرف توجہ کا پھر انہین احجار کو اعتقاد کیا معبودات باعتبار یہہ خلاصہ ہی باب التوحید کا
حجۃ البالغہ کی کہ تصنیف ہی شاہ ولی اللہ صاحب کی اور یہہ انکا کفر و شرک تھا نہ نفس اعتقاد شفاعت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

در رد تقویۃ الایمان

رد تقویۃ الایمان

حجة بالغہ کے باب بیان حقیقت شرک مین لکھتے ہین کہ پچھلے ناخلفون نے مستعمل مشتبہ لفظون کو
غیر محمل پر حمل کر دیا جیسے کہ محبوبیۃ و شفاعت کو کہ تمام شریعتون مین خواص بشر کے واسطے اللہ تعالی
نے ثابت کی تہی غیر محمل پر حمل کر دیا فقط دیکھو کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر اور وہابی گمراہی اور مخالفت حکم
الہی مین بھائی بھائی ہین بڑے بھائیون نے شفیع کو الہ بنایا چھوٹے بھائیون نے شفاعت کو
شرک ٹھہرایا اور جتنے اہل بدعت ہوا ہین چونکہ مدار انکے دین و مذہب کا ہوائے نفس پر ہوتا ہے کسی
بات پر کسی مقام مین اونکو ثبات نہین ہوتا اس کتاب کا بھی یہی حال ہے اس مقام مین سفارشی سمجھنے کو
کفر و شرک ٹھہرایا ایسی ہے آیۂ کریمہ الذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدهم
الا لیقربونا الی اللہ زلفی کے فائدہ مین لکھا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسیکو اپنا
حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر اسکے سبب سے خدا کی نزدیکی ہوتی ہے سو وہ مشرک ہے اور جھوٹا اور
اللہ کا ناشکر انتہی اور ایسے اور آیۂ کریمہ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرهم ولا ینفعهم ویقولون
ہؤلاء شفعاءنا عند اللہ کے فائدے مین لکھا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی بھی
سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے انتہی یہان مدار شرک کا عبادت پر لگا دیا نہ صرف سفارشی ہو دلی
سمجھنے پر برخلاف ان دونون مقامونکے اور آیۂ کریمہ قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا
یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض کے فائدے مین اور ہی راہ چلے کہ یہ تداول
وہابیہ کی زبانون پر یہی طریق ہے اسکا حال بتفصیل لکھا جاتا ہے تقویۃ الایمان مین شفاعت کو تین قسم بنایا
ایک شفاعت بالوجاہت کہ اصل شرک ہے اور حقیقت اوسکی ٹھہرائی کہ شفیع سے دبکر مان لے فقط
اور یہہ اختراع مخالف ہے عقل و نقل کے اور سب جانیں اسی آیۂ کریمہ مین دیکھلو کہ نفی ظاہر کے قسم
ہے نفی نفع شفاعت کی اور ترجمہ و فائدہ لکھے ہوئے اسی تقویۃ الایمان سے اسی مقام مین ظاہر کہ
بازو ہونا اور دب کر مان لینا اور چیز ہے شفاعت اور چیز مسئلہ نہ بدلا کہ حقیقت بدل گئی شفاعت
بالوجاہت ثابت اور جو اوسکی معنی بنائے نرے دہوکہ بازی دباؤ کو نہ شفاعت مین دخل نہ وجاہت
مین جیسی شفاعت خاص بندون کی اللہ تعالی نے ثابت کی ہین وجاہت بھی ثابت ہے کان عند اللہ
وجیہا فی الدنیا والاخرہ دوسری قسم شفاعت بالمحبۃ وہ بھی شرک اور حقیقت اوسکی ٹھہرائی
لاچار ہو کر تقصیر معاف کر دے فقط اسکا بھی وہی حال ہے محبوبیۃ اللہ کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہے فاتبعونی یحببکم اللہ لاچاری و رنج کو اسمین دخل نہین
تیسری قسم شفاعت بالاذن اسکو لکھا کہ ہو سکتی ہے اور اسکے بیان مین وہ خبط اور خرابیان کین کہ

مسلمانی سے بہت دور ہین حاصل اُسکا بھی انکار شفاعت ٹھہرتا ہی کیونکہ بعد انکار دو صورتونکے ایک
صورت کو جو ممکن ٹھہرایا وہ صورت شفاعت نہین ہی نہ شرعاً نہ عقلاً نہ عرفاً عبارت اوسکی یہہ ہی تیسری
صورت یہہ ہی کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین اور چوری کو اوسنے کچھ اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا
مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا سو اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہی اور بادشاہ کے آئین کو سر اور
آنکھون پر رکھکر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہی اور لایق سزا کے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ
نہین ڈھونڈتا اور اسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہین جتاتا اور رات دن اوسیکا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے
میرے حق مین کیا حکم فرماوے سو اسکا یہہ حال دیکھکر بادشاہ کے دلمین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین کا
بادشاہت کا خیال کرکر بے سبب درگذر نہین کرسکتا کہ کہین لوگونکے دلمین اس آئین کی قدر گھٹ نہ
جاوے سو کوئی امیر وزیر اوسکی مرضی پاکر اُس تقصیروار کی سفارش کرتا ہی اور بادشاہ اُس امیر کی
عزت بڑہانے کو ظاہر مین سفارش کا نام کرکر اُس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہی سو اُس امیر نے اُس
چور کی سفارش اسواسطے نہین کی کہ اسکا قرابتی ہی یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اُٹھائی ہے
بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھکر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورونکا تھانگی جو چور کا حمایتی بنکر
اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہوجاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین یعنے یہہ سفارش خود مالک کی
پروانگی سے ہوئی ہیگی سو اللہ کی جناب مین اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت
کا قرآن و حدیث مین مذکور ہی سو اوسکی یہی معنی ہین یہہ عبارت ہے تقویۃ الایمان کی اور چند سطر کے بعد
لکھا ہے وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کھولدیگا اور سب گناہ اپنی رحمت
سے بخشدیگا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنادے گا تمام ہوئی عبارت تقویۃ الایمان کی
دیکھو کہ اللہ تعالی سے قادر غنی قاہر متکبر ذو الجلال والاکرام جامع جمیع صفات کمال اور اوسکو
کہ منزہ اور متعالی ہی ہر طرح کے احتیاج اور نقصان اور شبہ اور مثال سے اوسکے ایک بندہ کا جیسا ٹھہرایا اور رمز
الوہیت اور عموم قدرت اور بے نیازی کا کچھ خیال نکیا صاف کہدیا کہ اللہ کی جناب مین اس قسم کی شفاعت
ہوسکتی ہی اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے سو اوسکی یہی معنی ہین فقط اب
تفصیل اس کلام کے خرابیون کی سنا چاہیے مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا
سو اُسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہے اہل سنت کے مذہب مین گناہ کبیرہ کے عفو و شفاعت کو توبہ ضرور
نہین ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکے بے توبہ کی بھی مغفرت اور شفاعت ہوگی جیسا اوپر بیان ہوگیا مولوی اسمٰعیل
نے یہہ بات معتزلہ کے مذہب سے لی ہی شاہ عبد العزیز صاحب ھدًی للمتقین کی تفسیر مین لکھتے ہین

دوسری عبارت تقویۃ الایمان در انکار شفاعت

شروع رد تقویۃ الایمان

کہ عفو کے دو طریق ہین اول یہہ کہ انکے اعتقاد صحیح کے قوی ہونیسے اور برائیون کی تاثیر کرنیسے انکے دلمین برا
اونکو بے توبہ اور بے شفاعت اور بے عذاب بخشدین دوسری وہ کہ ہر عمل کے مقابلہ مین توبہ کرتے ہین یا
اُنکے سیئات کو اللہ تعالے حسنات سے بدل دیگا مولوی اسمٰعیل کا مذہب دیکھو کہ جو گنہ گار ہمیشہ کا گنہ گار نہین
اور گنہ کو اوسنے پیشہ نہین ٹھہرایا مدلنفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اوسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا
اور اللہ کے آگے کو سر اور آنکھو نیچے رکھکر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہے اور لایق سزا کے اور اللہ کو اوسپر
ترس بھی آتا ہے مولوی اسمٰعیل کے نزدیک اللہ تعالی ایسے گنہگار سے بھی بے سبب درگذر نہین کرسکتا
معاذ اللہ یہہ کیا جہالت ہے اللہ کی شان سے اور کیسا انکار صریح ہے قرآن و حدیث کا اللہ تعالی کی شان
ہے یَغفِرُ لِمَن یَشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَن یَشَاءُ وَیَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن یَشَاءُ وَیَغفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا
تفسیر عزیزی مین لکھا ہے قرآن مجید مملو و مشحون است ازین صفات کہ کَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُورًا اور رحیما
وکریما و اگر در احادیث نظر کنیم بالاتر از حد تواتر این مضمون را خواہیم یافت یہہ سب کلام ہے گناہ کبیرہ
بے توبہ مین مولوی اسمٰعیل کی جرأت دیکھو کہ ایسے غفور الرحیم کو یہہ سمجھے کہ ایک گنہگار شرمندہ ڈرنے والے
سے درگذر نہین کرسکتا کیا ایمان ہے کہ اللہ تعالے کو سمجھنا کہ نہین کرسکتا یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید
وھو علی کل شیء قدیر اور سیکڑون آیتون کا انکار اور وہ جو لکھا کہ بے سبب درگذر نہین کرسکتا
یہہ بھی معتزلہ کی کفش برداری ہے اہلسنت کے مذہب مین اللہ تعالی کے افعال کے واسطے سبب و علت
غرض و غایت ٹھہرانا جایز نہین ہے کہ نہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہ اللہ تعالے سے کوئی فعل قبیح معتزلہ
اسمین مخالف ہین اور اللہ تعالی کے افعال کی تعلیل واجب جانتے ہین سب عقاید کی کتابون مین یہہ
قصہ مذکور ہے شرح مواقف کے پانچوین موقف کی چھٹے مرصد سے آٹھوین مقصد مین یہہ سب
بتفصیل لکھا ہے جاے تامل ہے کہ اہلسنت کے مذہب مین کفر کا بخشا جانا بھی عقلا جایز ہے معتزلہ ممتنع
عقلی کہتے ہین اہل سنت نے اونکی مذہب کو رد کیا ہے شرح عقاید نسفی و خیالی مین بھی مذکور ہے وہابیہ
پر یہہ آفت پڑگئی کہ صاف لکھدیا کہ گنہگار شرمندہ ڈرنے والے سے بھی بے سبب درگذر نہین کرسکتا دیکھیو
کیسی مخالفت صریح ہے مذہب اہلسنت سے اور بے ادبی اور گستاخی ہے اللہ تعالی سے اور عموم قدرت
اور کمال بے نیازی کا انکار لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون وغیرہا اکثر آیات کے خلاف ہے
اور یہہ جو شبہہ ایا کہ اپنے تئین کا خیال کرکر فقط سو یہہ بات بھی معتزلہ سے سیکھی کہ شرح عقاید نسفی اور
شرح مقاصد وغیرہ کتابون مین اونکے طرف سے دلیل نقل کی ہے کہ آیات و احادیث گنہگارون کے
وعید مین ثابت ہین اگر عفو ثابت ہو عذاب نہ دیوے تو وعید مین خلف لازم ہو اور اللہ کی بات بدلجا

ورنہ ہمین جھوٹ لازم ہو اہل سنت نے وہین جواب بھی لکھا ہی کہ عفو کے نص بھی بہت ہین اگر وعید
کی آیتین عام ہون تو عفو کی آیتون سے خاص ہوئینگی یعنے گنہگارونکو عذاب ہوگا سوا ےاُنکے کہ انسے
درگذر کیا جاویگا مولوی اسمٰعیل نے اتنی بات معتزلے سے بھی لیکر اُنسے بھی پیشقدمی کی کہ توبہ والے
کے عفو سے معتزلہ بھی منکر تھے کیا تماشا ہی کہ آیۂ کریمہ ان اللّٰہ لایغفران یشرک کے بیان مین آپ لکھا
کہ باقی گناہ اللہ کی مرضی پر ہین چاہے معاف کرے چاہے سزا دے فقط مہی اللہ یہان ایسا ہوگیا
کہ بے سبب رائد نہین کرسکتا اللہ تعالیٰ کو محتاج سبب کا اور بندونکا ٹھہرانا کیا دینداری ہی اور درگذر
نکر سکنے کی وجہ سب سے بڑا مکر ہے کہ ہمین لوگون کے دلمین اس آئین کی قدر نگھٹ جاوے واہ کیا عقل
ودین ہی اللہ تعالیٰ کی شان مین کیا کیا بر ابیان لگایا ہی ایک تو اللہ تعالیٰ کا ڈرنا دوسری جبکہ اس آئین مین
سزا بھی ہی عفو بھی ہی اور صاف لکھا ہی کہ جسے ہم چاہینگے بخشدینگے پھر درگذر کرنے سے لوگون کے دلمین
آئین کی قدر کیون گھٹنے لگی تھی بغیر بھول جانے کے اور کوئی توجیہ تردد وتشویش کی اللہ تعالےٰ
کے منتی نہین تیسری آئین کا بنانے والا جاہل ٹھہرتا ہے آئین مقرر کرنیکے وقت اوسکو خبر نتھی کہ ایکدن
مجھے ضرورت پڑیگی اور مجھے ترس آویگا اور مین چاہونگا ایک اپنے بندہ شرمندہ ڈرنے والے
اور میرے طرف رجوع لانے والے سے درگذرنا اور درگذر نکرسکونگا اس خوف سے کہ آئین کی قدرت
گھٹ نجاوے کیونکہ اگر اوسکو یہہ خبر ہوتی تو ایسی آئین کیون بناتا کہ آخر کو پشیمانی اور عاجزی اس آئین
کے سبب سے اوسے حاصل ہوئی اور لاچار محتاج ہوگیا دوسرون کا چوتھی یہہ کہ وہ آئین اوسکے
نزدیک برے ٹھہرے کہ اوسکے دل کی خواہش نہین کرنے دیتے اور اگر آئین اچھے ہوتو اوسکی
خواہش بری ہوئی پانچوین یہہ کہ باوجود دریافت کر لینے آئین کے برائی کے بھی ڈرتا ہے اوسکی
قدرت گھٹ نجاینکا یہہ بات بھی اچھی نہین ہے کہ برائی اوسکی اگر پہلے معلوم نتھی اور اب معلوم ہوگئی تو
صاف سچ کہدینا چاہئے کہ یہہ آئین برے تھے اب ہم اس آئین کے خلاف کرنے کو اچھا جانتے ہین
حق بات کا چھپانا تو بندون کے نسبت بھی برا ہے ان اللّٰہ لایستحی من الحق اوسکی شان ہی
چھٹی یہہ کہ جب آئین اوسکے بنائی ہوئی ہے اور وہ مالک آئین کا ہر وقت اوسکو اختیار آئین کے
نسخ اور تغیر وتبدیل کا حاصل پھر اوسے باوجود ترس آنے کے کیا ہوگیا کہ بے سبب کچھہ نہین کرسکتا
اور محتاج ہوگیا دوسرے کا ظاہرا یہود کے مذہب پر یہہ بات بن سکتی ہی کہ منکر ہین نسخ کے پھر مولوی
اسمٰعیل نے کہا سو کوئی امیر وزیر اوسکی مرضی پاکر اوس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے فقط
دیکھو اس کلام مین کیا کیا قباحتین بھری ہین ایک تو یہہ کہ بادشاہ پر کیسا احسان امیر وزیر کا

ثابت ہو اسکو کہ اگر وہ شفاعت نکرین تو بادشاہ کی دلکی خواہش دل ہی مین رہجائے اور کوئی سبیل
ورگذر کرسکنے کی تھی ہی نہین عجب طرحکی کشاکش کا رنج ادہر آئین کا خیال ادہر اپنے دلکی خواہش کا کہ خلاف
آئین ہے ہی دوسری یہہ کہ جب امیر وزیر نے اسکی مرضی پائی تو انکے نزدیک تو آئین کی قدر یقیناً گھٹ گئی کیونکہ
انکو معلوم ہوگیا کہ مرضی بادشاہ کی خلاف آئین کے ہے تیسری یہہ کہ تقصیروار کو بھی اگر یہ معلوم ہوگیا کہ امیر وزیر
نے بادشاہ کی مرضی پاکر میری سفارش کی تو اسکے نزدیک بھی اور بھی جسکو یہہ بات معلوم ہوگئی سب کے نزدیک
آئین کی قدر گھٹ گئی اور بادشاہ نے جو حیلے کا پردہ بنایا تھا کچھہ کام نہ آیا اور اگر انکو یہہ معلوم نہین تو انکے
نزدیک امیر وزیر بادشاہ سے بڑے ٹھہرے جو بات کہ بادشاہ اپنے دلکی خواہش سے اپنے آئین کا خیال کرکر
نکرسکتا تھا امیر وزیر کے کہنے سے لاچار ہوکر کرنا پڑی یہہ امیر وزیر بڑے زبردست ہین اور پہلے جو وہ
بادشاہ کا منہہ دیکھہ رہا تھا اور امیر وزیر کی طرف رجوع نہین کرتا تھا اس بات سے سخت نادم و پشیمان ہوگا
کہ وہ کچھہ کام نہ آیا امیر وزیر ہی کے کہنے سے بچا چوتھی آئین کی قدر تو اب بھی تقصیروار کے نزدیک گھٹ
گئی پہلی صورت مین بادشاہ کے آپ خلاف آئین کرنے سے اب امیر وزیر کے باعث سے بلکہ یہہ اس سے بھی بری
ہوئی پھر مولوی اسمعیل نے لکھا بادشاہ اس امیر کی عزت بڑہانے کو ظاہر مین اوسکی سفارش کا نام کرکر
اس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہی فقط اسکو دہوکہ بازی کہتے ہین دنیا کے بادشاہون مین سے جو برے دنیا
پرست اور بڑے فریبی ہوتے ہین وہ ایسی باتین کرتے ہین اور جنکو کچھہ بھی اپنے مرتبے کا اور صاف گوئی و حق
کوشی و خوش معاملگی کا خیال ہوتا ہی وہ بھی گوارا نہین کرتے ایسی واہی لایعنی مثال لانا اور کہنا کہ اللہ
کی جناب مین اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہی اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہی سو
اسکی یہی معنی ہی فقط دیکھو کیا گستاخی ہے اللہ تعالی کی شان مین اور کیا کیا قباحتین ہین اس بیان مین
لاحول ولاقوة الا باللہ پھر مولوی اسمعیل نے کہا کہ اس امیر نے اس چور کی سفارش اسواسطے نہین کی کہ
وہ قرابتی ہے یا آشنا ہے کیا تماشا ہے کہ جو بات سفارش و شفاعت سے کچھہ علاقہ نہین رکھتی اسکو
تو سفارش نام رکھا اور جو کہ شفاعت و سفارش ہر دنیا مین جاری ہی دین مین قرآن و حدیث سے ثابت اسکا انکار
زمانے مین یہی رسم ہی کہ سفارش کی یہی تقریبین ہوتی ہین قرابت یا آشنائی یا استدعا اور دین مین یہہ
تینون باتین ثابت اللہ تعالی فرماتا ہی الحقناهم ذريتهم حدیث مین ہی اهل القرآن يشفعون
لعشرة من اهلبيتهم كلهم قد استوجبوا النار اسطرح کی حدیثین بکثرت اوپر مذکور ہین پھر
مولوی اسمعیل نے کہا کہ وہ بڑا غفور الرحیم ہی فقط سب مسلمانونکے نزدیک تو ایسا ہی کہ مولوی اسمعیل کو
یہہ کلمہ کہنا زیب نہین دیتا اور نہ انکے اگلے کلام سے مربوط ہوتا ہی کیونکہ جو ایک گنہگار شرمندہ

ڈرنے والے ہیں بے سبب گذر نکر سکے وہ کیا بڑا غفور الرحیم ہے تفسیر میں لکھتے ہین کہ سب گناہ اپنی رحمت
سے بخشدیگا انتہیٰ تفسیر عزیزی مین صاف لکھا ہے کہ اپنی رحمت بغایت سے یا پیغمبر کی شفاعت سے بعض گناہ
کبیرہ والون کو بخشدیگا اور یہہ مضمون صاف وصریح حدیث شریف مین موجود شفاء قاضی عیاض وغیرہ
مین مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب پیغمبر اپنے اپنے
منبر پر بیٹھینگے مین نہ بیٹھونگا اللہ تعالیٰ کے آگے کھڑا ہونگا اللہ تعالیٰ فرماویگا کیا چاہتے ہو تم کہ مین
کرون تمھاری امت مین کہونگا کہ حساب انکا جلد فرماوے پس بلا کر حساب کئے جاوینگے پس بعضے انمین سے
داخل ہونگے جنت مین اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور بعضے انکے داخل ہونگے بہشت مین میری شفاعت سے
اور مین شفاعت کرونگا یہانتک کہ دیا جاونگا چٹھی اون لوگونکے واسطے کہ اللہ تعالیٰ حکم کر چکا انکو دوزخ
کا یہانتک کہ داروغہ دوزخ کا کہیگا یا محمد نہ چھوڑی تمنے اپنے رب کے غضب کے واسطے اپنی امت مین کچھہ نہ چھوڑا
تمام ہوا خلاصہ حدیث کا وہابیہ کی جرأت دیکھو کہ کیسا خلاف ہے اس مین خدا اور رسول کا اور دعوی دینداریکا
کرتے ہین صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہا تمام کتب حدیث مین لکھا ہے کہ جب پیغمبرون و فرشتون اور مومنون
کی شفاعت ہو چکیگی نہ باقی رہیگا مگر ارحم الراحمین پس ایک مٹھی بھر لیگا دوزخ سے پس نکلینگے دوزخ سے
وہ لوگ کہ جنھون نے کبھو اچھا عمل نکیا تھا اور ہو رہے ہونگے جلکر کوئلے سو ڈالیگا انکو نہر الحیوۃ مین پس
نکلینگے جیسے موتی اہل جنت کہینگے یہہ لوگ آزاد کئے ہوئے رحمن کے داخل کیا انکو بہشت مین بے کسی عمل
کے کہ کیا ہو اور بے کسی چیز کے کہ آگے کر چکے ہون مولوی اسمعیل نے لکھا کہ جسکو چاہیگا اپنے حکم سے
شفیع بناویگا فقط یہہ بات صاف خلاف ہے کلام اللہ کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عسیٰ ان یبعثک
ربک مقاماً محموداً بیشک پہنچاویگا تجھکو تیرا رب مقام محمود یعنے شفاعت کو ولسوف یعطیک
ربک فترضیٰ عطا کریگا تجھکو تیرا رب یہانتک کہ تو راضی ہو اور مولوی اسمعیل کے کلام مین انکار صریح
ہے بیشمار حدیثونکا کہ تفصیل وتخصیص شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء و ملائکہ وآل
واصحاب و اولیاء و اولاد اور استاد اور کعبہ و قرآن اور اعمال مومنین شفاعت کے بابون مین وارد ہین کہ
کچھہ اونمین سے اوپر لکھے گئے ایسے ہی وہ جو شفاعت مین قید لگاتا ہے کہ باذنہ اسکا منہہ دیکھ رہا ہے نہین
بھی رد انکا ہے صریح احادیث صحیحہ کا کہ صحیح بخاری وغیرہ تمام کتب حدیث مین موجود کہ قیامت کے
دن لوگ حیران و پریشان ہوکر فکر کرینگے شفیع کی اور حضرت آدم کے پاس جاوینگے پھر درجہ بدرجہ حضرت
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض معروض کرینگے آپ فرماوینگے مین ہی ہون اس کام کیواسطے جب
شفاعت ہوگی مولوی اسمعیل کے مذہب پر تمام اولین اور آخرین کیواسطے شفاعت ہو نہین سکتی فاین شفاعت

کے بیان مین جو مولوی اسمٰعیل نے لکھا اُنکے روبرو اُسکا رد ہوا مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی جزاہ اللہ خیرا نے تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی کمال شرح وبسط سے لکھا اور مولوی اسمٰعیل کی تکفیر ثابت کی اور علماء دینداردلی اوسپر مُہرین ہوئین اور کچھ جواب وسکا نہوسکا جسکا جی چاہے تفصیل وہان دیکھ لے یہان اسی قدر ثابت کرنا مقصود تھا کہ مولوی اسمٰعیل کا بیان کتاب و سنت اور مذہب اہلسنت و جماعت کے خلاف ہے سو یہہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی مگر اندنون ایک کتاب تنبیہ الغافلین نام ان دنون اون کی نظر سے گذری اسمین بھی اُسکا مذکور تھا اُسکی غلطی کا ظاہر کردینا بھی مناسب معلوم ہوا تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے

فصل اندنون عوام مین بلکہ بعضے خواص مین شفاعت کا بڑا جھگڑا پڑا ہوا ہے واقف ہوا چاہئے کہ ہمارے گروہ کے لوگ شفاعت سے منکر نہین ہین یہہ نہین سمجھتے کہ ہم تو ہرگز اُس شفاعت سے جسکا بیان اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اور رسول مقبول نے احادیث مین فرمایا ہے اور علماء نے تفسیر کی کتابون مین لکھا ہے منکر نہین انتہی یہہ عبارت ہے تنبیہ الغافلین کی جاننا چاہئے کہ یہہ لوگ اسمٰعیلیہ وہابیہ نجدیہ منکر ہین اُس شفاعت کے جو اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور قرآن و حدیث و تفسیر سے ثابت ہے جیسا اور ظاہر ہوگیا پھر سُن لو اللہ تعالی فرماتا ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے بیشک بھیجیگا تجکو تیرا رب مقام محمود یعنے شفاعت اور ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے عطا کریگا تجکو تیرا رب یہانتک کہ تو راضی ہو تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یارون سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہونگا جب تک کہ ایک ایک کو اپنی امت سے بہشت مین داخل نکرا لون اور اُسی جگہہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیلہ کے مرتبہ کو پہنچینگے کہ نہایت بڑا مرتبہ ہے کسی مخلوق کو نہین ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اللہ سے بمنزلہ وزیر کے ہونگے بادشاہ کے صحیح مسلم مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عذاب پر فکر کرکے روئے اور فرمایا اللہم امتی امتی اللہ تعالی نے جبرئیل کو بھیجا اور پوچھا سبب رونیکا جبرئیل نے آکر دریافت کیا اور پھر جاکر عرض کیا اللہ تعالی نے فرمایا یا جبرائیل اذہب الی محمد فقل لہ انا سنرضیک فی امتک ولا نسوؤک اس بیان سے منکر ہونا اُس شفاعت سے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین اور رسول مقبول نے احادیث مین فرمایا ہے اور علماء تفسیر کی کتابون مین لکھا ہے ثابت ہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے وہ شفاعت بالاذن ہے کسی کے اپنے اختیار مین نہین سو کئی دلیلین لوگون پوچھنے کو اس مقدمہ مین لکھی گئین فقط اور آیہ کریمہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور آیہ کریمہ ما من شفیع الا من بعد اذنہ اور لا یشفعون الا لمن ارتضی وہم من خشیتہ مشفقون اور ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ ذکر کین حال اُسکا یہہ ہے کہ ان آیتونکو بھی معتزلہ دلیل لائے اپنی غلط فہمی سے انکار شفاعت

پر تفسیر کبیر مین ہے اور نقل کر دیا ہی اصل و ماخذ مولوی اسمٰعیل کا خوارج و معتزلہ وغیرہما بدمذہب ہین مگر
بہر بات مین تھوڑا سا خبط بھی اعتزال و خروج کے ساتھ ملا لیتے ہین اذن کے یہہ معنی نہین جو مولوی
اسمٰعیل نے بنائے بلکہ وہ ہین کہ مفسرین نے بتصریح لکھے ہین تفسیر عزیزی سے جو مینے اوپر نقل کیا کاش اسکو
دیکھین اور سمجھین دیکھو کیا تماشا ہی کہ یہہ لوگ عبارت نقل کرتے ہین اور مطلب نہین سمجھتے تنبیہ الغافلین مین
تفسیر خازن کی عبارت نقل کی حالانکہ اُس عبارت سے انکا دعویٰ رد ہوتا ہی ظاہراً معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
حرکت قصداً واسطے گمراہ کرنیکے ہی کہ اس عبارت کا ترجمہ نہین لکھا برخلاف اور عبارات عربیہ کے وہ یہہ ہی فرمایا اللہ
تعالیٰ نے من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه اي بامره وهذا استفهام انكار والمعنى
لا يشفع عنده احد الا بامره وارادته وذلك ان المشركين زعموا ان الاصنام يشفعوا لهم
فاخبر انه لا شفاعة لاحد عنده الا ما استثناه بقوله الا باذنه يريد بذلك شفاعة النبي
وشفاعة الانبياء والملئكة وشفاعة المؤمنين بعضهم لبعض یعنے کون ہی کہ شفاعت
کرے اسکے آگے مگر اسکے اذن سے یعنی امر سے اور یہہ پوچھنا انکار کا ہی اور معنی یہہ کہ نہ شفاعت کریگا اوسکے
آگے مگر اسکے امر و ارادہ سے اور یہہ بات اسطرح ہی کہ مشرک گمان کرتے تہے کہ انکے بت شفاعت کرینگے اللہ تعالیٰ نے
خبر دی کہ اسکے آگے کسیکی شفاعت نہین ہوگی مگر انکی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو نکال لیا اپنے قول الا باذنہ سے مراد
اللہ تعالیٰ کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیا و ملائکہ و مومنین کی شفاعت ہوگی یعنے بتون کی
نہ ہوگی جیسا مشرکین کو گمان ہی دیکھو اس عبارت تفسیر مین بھی اذن کے معنے وہی ہین جو اہل سنت کا
مذہب ہے نہ بنائی ہوئی مولوی اسمٰعیل کی پھر نقل کی عبارت تفسیر کبیر کی لا يملك احد في يوم القيمة
شيئا فلا يقدر احد على الشفاعة الا باذن الله تعالى فيكون الشفيع في الحقيقة هو
الذي ياذن في تلك الشفاعة فكان الاشتغال بعبادته اولى من الاشتغال بعبادة
غيره اور یہہ عبارت تفسیر خازن کی قال الله تعالى قل لله الشفاعة جميعا اى لا يشفع
احد الا باذنه فكان الاشتغال بعبادته اولى لانه هو الشفيع في الحقيقة وهو
ياذن في الشفاعة لمن يشاء من عباده پھر دونون عبارتین بھی دلالت کرتی ہین اہل سنت
کے مذہب پر اذن کے معنی ہین یعنے بتون کی شفاعت نہوگی جیسا کہ بت پرست جانتے ہین پھر لکھا شفاعت
عظمی کی حدیث مین آیا ہی فرمایا علیہ السلام نے فاستاذن على ربي فياذن لي یعنے اذن طلب
کرونگا مین اپنے رب سے سو اذن دیگا وہ مجکو فقط دیکھو کہ یہہ صاف رد ہے مولوی اسمٰعیل پر انکے طریق مین
شفاعت عظمی کی کچھہ معنی نہین ہوسکتی حقیقت شفاعت کی جو انھون نے بیان کی ہی شفاعت عظمی اُس سے

باطل ہوتی ہی دوسری بات یہہ کہ حدیث مین اللہ تعالی کا اذن دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اذن طلب کرنے کے بعد ہی یہہ بھی اُنکے مذہب پر صحیح ہو سکتا اور تمام حدیث شفاعت عظمی سی سارے
مقدمے مولوی اسمٰعیل کے بنائے ہوئے باطل ہو جاتے ہین شاید یہی بات سمجھکر سارے حدیث کی نقل نہ کی
اور نام کتاب کا بھی نہ لکھا تیسری یہہ کہ استاذن کی معنی اکثر شراح نے یہہ لکھے ہین کہ مقام قرب مین داخل
ہونیکا اذن چاہونگا پس اذن دیا جاویگا۔ صحیح روایتون مین موجود فاستاذن علی ربی فی دارہ
پھر نقل کی عبارت مرشد الطلاب کی واعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشفع لجمیع عباد اللہ
بل یشفع لمن اذن اللہ فی شفاعتہ اوسکا مطلب یہی ہی کہ وہ شفاعت جو بعد شفاعت عظمی کے ہوگی
اللہ کے سب بندونکے واسطے نھوگی یعنے کافرونکے واسطے نہوگی مسلمانونکے واسطے ہوگی کہ وہ ماذون ہین
اس عبارت کا لانا محض بے فائدہ کافرونکے واسطے کوئی کہتا نتھا اور اذن بھی صیغہ ماضی ہی پھر ذکر کی حدیث
غلول کی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا الفین احدکم یجئ یوم القیمۃ
وعلی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لہ لا املک لک من اللہ شیئا
قد ابلغتک حال اوسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث عمدہ دلائل معتزلہ سے ہی انکار شفاعت پر تفسیر کبیر مین اس
حدیث کو بھی دلائل معتزلہ مین نقل کیا ہی اور سب کا جواب دیا سیوطی نے تحقیق الشفاعۃ مین معتزلہ
کی یہہ دلیل نقل کرکر بیہقی سے جواب نقل کیا کہ نفی ملک سے نفی شفاعت لازم نہین ہوتی مراد اس سے نفی دفع
عذاب کی ہی اپنی قوت سی اور شفاعت مین بحاجت شافع کی ہی مالک کے آگے اور اگر ملک سے شفاعت مراد ہو
تو وہ عموماً ثابت ہی لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا وغیرہ آیات اور
احادیث مذکورہ صدر سے اس حدیث مین خاص اس شخص کو زجر و تادیب ہے شفاعت مین تاخیر کرنیکو کیونکہ
ہر مسلمانکے واسطے شفاعت ہونا ثابت ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی ولسوف یعطیک ربک فترضے حدیث
قدسی مین آیا ہی انا سنرضیک فی امتک ولا نسوئک علی ابن ابیطالبؑ اور عوف بن مالک اور
معاذ بن جبل اور ابو موسی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہم سی مروی ہی ہونا شفاعت کا عام ہر مسلم کو
پھر تنبیہ الغافلین مین نقل کیا مواہب لدنیہ سے اس عبارت کو اما ما یغتر بہ الجہال من انہ لا یرضی
ان یدخل احد من امتہ النار فھو من غرور الشیطان لھم ولعبہ بھم فانہ صلی اللہ
علیہ وسلم یرضی بما یرضی بہ ربہ تبارک وتعالی وھو سبحانہ یدخل النار من
یستحقھا من الکفار والعصاۃ ثم یحد لرسول اللہ صلعم حدا یشفع فیھم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اعرف بہ وبحقہ من ان یقول لا ارضی ان یدخل احد

من امتی النار اویدعہ فیقابل ربہ تبارک وتعالی باذن لہ فی الشفاعۃ فیشفع فیمن شاء
ان یشفع فیہ ولا یشفع فی غیر من اذن لہ ورضیہ اس نقل سے خوب معلوم ہوگیا کہ مدار مذہب
اسمعیلیہ کا صرف غلطی ومغالطہ پر ہی جس کتاب مین کوئی لفظ مشتبہ مجمل کہ اوسپر معاصرین لاحقین نے کلام
کیا ہو اور جو ظاہر مین شبہ ہو کہ مراد اوسکی یہہ ہے اسی کتاب سے دوسری جگہہ وہ شبہ بسبب تفصیل وتصریح کے
اوسکے برخلاف پر مرتفع ہو اسمعیلیہ کو اسی لفظ کا پسند کرنا اور اپنی خواہش سے لانا مطلب پر سند لانا اور
اور ہر طرف سے آنکھ بند کر لینا فرض عین ہی اول تو دیکھو کہ مواہب کی اس عبارت پر لوگون نے کیا کیا کہا خفاجی
نے شفا کی شرح مین مواہب کا یہی مقولہ نقل کر کر کہا کہ ...... اسطرح کہنا جرأت والے ادبی ہی اور حدیث کی
توجیہ کرنا چاہئے کہ روا نہیں اسکی ثابت ہین اگرچہ ضعیف ہین اور بعید نہین ہی کہ گنہ گارونکا عذاب دینا اللہ تعالی
کی مرضی نہین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے راضی نہین ہین کہ انکی رضا موافق رضا رب کے
ہی اور جب وہ راضی ہونگے گنہ گارونکے دوزخ مین داخل ہونیسے بسبب راضی ہونے کے رب کے اس سے
تو اللہ تعالی داخل کریگا انکو جنت مین اگرچہ آخر ہو کیونکہ اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اسکا اور اللہ کے فعل سے
رضا نہین واجب ہا مگر اس حیثیت سے کہ وہ ارادہ اللہ کا ہی پس کچھہ اشکال نہین ہی کیونکہ رضا مجاز ہے ترک
طلب سے یعنے طلب عفو کو چھوڑ دونگا جبتک کہ ایک میری امت سے دوزخ مین ہو اور اس سے عدم رضا حقیقۃ لازم
نہین ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت امور طلب کئے اپنی امت کے واسطے حالانکہ ہمیشہ بمقام
رضا مین ہی اور جب اللہ تعالی انے وعدہ کیا راضی کرنیکا تو ضرور ہوا ونکا داخل کرنا بہشت مین نہ ترک طلب
اسکو سمجھہ کہ مشکل ہی نہین سزاوار ہے کہ جرأت کرے کوئی روایتون کے باطل کرنے پر شبہون کے
اوہام سے شیخ عبد الحق نے مدارج النبوۃ کے تیسرے باب مین کہا عجب ہے صاحب مواہب سے کہ کہا اور شیخ نے
مواہب کی عبارت کا ترجمہ نقل کر کر لکھا چھپا رہے کہ شفاعت کی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کرتے ہین گنہ گارونکے طایفون کی بترتیب جیسے زانی اور چور اور شرابی مثلاً باقی رہتے ہین وہ لوگ کہ
جنمین نہین خیر سوا ذرہ ایمان کے یا اس سے کم پس کہتا ہی پروردگار کہ یہہ خاص میرے ہین پس بخشے جاتے ہین اور
نکالے جاتے ہین دوزخ سے آنحضرت کی شفاعت سی اور معلوم ہی کہ شفاعت بے اذن ورضا اللہ کی نہین
ہوتی لیکن اللہ تعالی اذن کرتا ہے اور رضا دیتا ہی شفاعت کا بمقتضای اسکے کہ وعدہ کیا ہی آنحضرت کی
کو راضی کرنیکا اور صاحب مواہب جسپر کہ طعن کرتا ہی مراد اسکی یہہ ہے کہ دخول موبد پر راضی نہونگے اور
یہہ بات تو ٹھہری ہوئی ہی کہ عاصی ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے اور روایت مین جو دو لفظ آئے ہین ایک یہہ کہ
آنحضرت راضی نہین ہونگے کسی امتی کے دوزخ مین آنے سے دوسری یہہ کہ دوزخ مین رہنے سی دوقو

یہی مطلب ہے تمام ہوا خلاصہ مدارج النبوۃ کا ابو ہاشم مکی نے عقد الجوہر فی احوال المحشر میں لکھا ہے لیکن وہ جو
مواہب میں ہے اور اسکا قول ذا اما یعتریہ الجہال اہ سو اُن کلام کیا ہے علمائے قدیماً اور حدیثاً یہانتک کہ
مولانا رحمۃ اللہ سندی نے شفا کے حاشیہ میں کہا کہ وہ جو کہ کہا لکھا یا صاحب مواہب نے اور ایک کلام
شنیع کہا سو وہ جیسا کہ ظاہر میں سمجھا جاتا ہے باطل ہے اور مخالف اوسکی تصریح کے بحث شفاعت میں
اُسی کتاب سے ابو ہاشم نے کہا میں کہتا ہوں کہ سزاوار ہے اوسکے کلام کے تاویل کرنا اور بعید نہیں کہ مراد
اسکی یہی ہو کہ جہان وہ ہو کہ کھاتے میں کسی کے مطلق داخل ہونے سے اگرچہ ایک ساعت کو ہو اور اسمین حد
کا ردّ نہیں ہے کہ مراد اسمین عدم دخول مؤبد ہے کہا صاحب مواہب واقف ہوگا حدیث کے طریقون پر
حالانکہ ضعف اسکا جاتا رہا تعدد طرق سے اور ثقات کے قبول و روایت سے انتہی علامہ علی شبراملسی نے
مواہب لدنیہ کی شرح میں اس قول پر کلام کیا خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ تفسیر نسفی وغیرہ میں ہے کہ جب آیہ ولسوف
یعطیک ربک فترضی نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں راضی نہونگا جبتک
ایک میری امت سے دوزخ میں ہو اور یہہ فرمایا کہ جسے حدیث سے معلوم ہوا پس معنی قول مصنف کے یہہ ہین کہ
جہان وہ ہو کا کھاتے ہین حدیث کے ظاہر پر حمل کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین حالانکہ حدیث کے وہ معنی
نہین ہے کیونکہ حدیث موضوع نہین ہے غایت یہہ کہ ضعیف ہو اسی حدیث کو غرور مین حسن الروایۃ نہین کہا
جاتا بلکہ غرور فہم غیر یعنے مراد مین ہے تتمہ شرح شہاب نے رد نقل کیا مواہب پر اور امام الحرمین کا کلام
نقل کیا کہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ وجوب رضا ہمارے نزدیک ثابت نہین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے قضا سے پناہ مانگی ہے تلمسانی نے کہا کہ مراد صاحب مواہب کی جہال سے مقاتل ابن سلیمان اور
بعض مرجیہ ہین انکا یہی مذہب ہے کہ مومن گنہگار ہرگز دوزخ مین نجاویگا دیکھو اس عبارت مین صاحب مواہب
کے یہہ کچھ کلام ہے پھر دیکھو اسی مواہب کے مقصد عاشر مین جو لکھا ہے خلاصہ اسکا یہہ ہے عسی ان یبعثک
ربک مقاما محمودا مفسرین کا اتفاق ہے کہ عسی کا کلام اللہ تعالی سے واجب ہے واحدی نے کہا کہ مفسرین
نے اجماع کیا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اور صحیح بخاری وغیرہ مین رسول اللہ سے یہی تفسیر مروی
ہے ابن جوزی نے کہا کہ اکثر اسی پر ہین امام رازی نے اسپر اتفاق کا دعوی کیا اسکے سوا جو تفسیر ہے وہ
صحیح نہین ہے بعض معتزلہ اور خارجی منکر ہین شفاعت سے گنہگار کے دوزخ سے نکالنے مین اور دلیل لاتے ہین
اہل سنت نے جواب دیا کہ یہہ آیتین کافرونکے حق مین ہین قاضی عیاض نے کہا اہل سنت کا مذہب ہے
جائز ہونا شفاعت کا عقلاً اور واجب ہونا سمعاً اللہ تعالی نے فرمایا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ عندہ
الا لمن اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا و لا یشفعون الا لمن ارتضی عسی ان یبعثک الخ

مقاماً محموداً اور مجموعہ حدیثوں کا حد تواتر کو پہنچا ہی ام حبیبہؓ کی حدیث مین ہی کہ مینے سوال کیا اللہ سے کہ
مجھکو شفاعت دے قیامت کے دن پس اللہ تعالی نے کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے عرض کیا
یا رسول اللہ شفاعت مین آپ پر کیا آیا ہی فرمایا کہ جو گواہی دے لا الہ الا اللہ اخلاص سے زبان اسکی
تصدیق کرے اسکے دل کی ان سب کے واسطے میری شفاعت ہی انتہی خود صاحب مواہب بیان کرتا ہی
کہ انس کی حدیث مین ہی ثم اشفع فیحد لی حداً طیبی نے کہا کہ شفاعت کے طورون کو حد کر دیگا
کہ مین اس سے تجاوز نکرونگا جیسے فرماویگا تارکین جماعت کے حق مین تیری شفاعت قبول کی پھر تارکین
نماز کے پھر شرابیون کی پھر زانیون کی اسی اسلوب پر اور سیاق اخبار سے سمجھا جاتا ہی کہ نکالے گیون کے
مراتب کی تفصیل نیک عملون سے مراد ہی ثابت کی روایت مین ہے کہونگا یا رب امتی امتی فرماوے گا
نکال اُسکو کہ جسکے جو برابر ایمان ہی سلمان کی حدیث مین کہ شفاعت فرماوینگے کل اُسکی کہ جسکے دلمین ایک گیہون کے دانہ
کے برابر ایمان ہی پھر اُنکے کہ جنکے جو بھر ہے پھر انکی کہ جنکے رائی بھر ہو ابو سعید کی حدیث مین اللہ تعالی فرماویگا
پھر دو پس جسکے دلمین دینار برابر خیر پاو نووی و قاضی عیاض نے کہا شفاعتین پانچ ہے ایک
ہول موقف سی آرام دینے کی دوسری ایک قوم کو بہشت مین داخل کرنے کی بحساب تیسری جنکا حساب
ہوا اور عذاب کے مستحق ٹھہرے بسبب شفاعت کے عذاب نہ دے جاوین چوتھی جو گنہگار دوزخ مین جاوین
شفاعت کے سبب سے نکلین پانچوین درجہ بلند ہونے کی قاضی عیاض نے چھٹی شفاعت ذکر کی یعنے
تخفیف عذاب کے واسطے ابو طالب کے انتہی دیکھو کہ صاحب مواہب نے کیسی تحقیق شفاعت کی صاف
صاف موافق مذہب اہل سنت لکھدی اور کلام مشتبہ سے جو شبہ ہوتا تھا جاتا رہا اور اسمعیلیہ کی بددیانتی
دیکھو کہ ایسی تصریح و تشریح سے آنکھہ بند کر کر کلام مشتبہ متکلم فیہ پر قناعت کرنا لطف یہہ کہ اس کلام مین
گو اشتباہ و بحث ہی مگر تقویۃ الایمان کے بیان کے موافق نہین ہی کہ جو قباحتین تقویۃ الایمان کی عبارت مین
ہمنے اوپر بیان کین وہ اب کے اس عبارت مین نہین ہین ہان اس جہت سے کہ بحسب ظاہر جیسا اسمعیلیہ
نے سمجھا خلاف ہی حدیث کے اور مخالف جماعت کے اسمعیلیہ کو اسکا پسند کرنا ضرور ہوا کہ رکن اونکے
دین کا یہی ہی گو انکے دعوے کے بھی خلاف ہو اسیطرح اسمعیلیہ تفسیر عزیزی سی آخر سورۃ انفطار کی عبارت
کو کہ اسمین ہی حکم خواہد شد کہ شفاعت فلانی بکنید اپنے خرافات کی تائید مین لایا کرتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے کہ
اُس کتاب مین پہلے بتفصیل و تحقیق لکھہ چکے ہین کہ اہل سنت کے مذہب مین سوائے کافر کے سب گنہگارون کے
حقمین حکم شفاعت کا ہوگا اور اذن حکم کے معنی بھی اوپر بیان کر چکے ہین پھر اس کلام مجمل کا سند لانا محض بغاوۃ
ہی پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا ان احادیث و آیات و اقوال سی علمائے دیندار کی معلوم ہوا کہ مختار کامل اور متصرف

علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کارخانہ مین کوئی نہین کہ جو چاہے کرے نہ دنیا مین نہ آخرت مین فقط ای عزیز نہ اسکا کسینے دعوے کیا نہ شفاعت کو یہہ لازم بلکہ شفاعت کی معنی سمجھنے ہی یہہ سب ظاہر ہی جو اصل نزاع ہی یعنی اہل سنت کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے ایسے ایک خاص بندے بنائے کہ جو اسکی پیروی کرے وہ اللہ کا محبوب ہو جاوے اور حضرت عیسی علیہ السلام ایسے وجیہ اور مقرب اسکی امت مین بکمال تمنا داخل ہون ونمود فرمایا کہ آخرت مین شفاعت قبول ہوگی اور اس مخبر صادق نے فرمایا کہ سوائے کافر کے سب گنہگارونکے واسطے شفاعت ہوگی اور اگرچہ گناہ کبیرہ کیا ہوا ور بے توبہ مرا ہو بسبب شفاعت کے بعضے بیحساب بہشت مین جاوینگے بعضے بعد حساب اور ثبوت استحقاق عذاب کے بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوینگے بعضے جاکر بسبب شفاعت کے نکلینگے بعضونکے درجے بلند ہونگے بعضے کافرونکے عذاب مین بسبب شفاعت کے تخفیف ہوگی سو اللہ کے وعدے کے بموجب اور فرمانے مخبر صادق کے شفاعت قیامت مین ہونے والی ہی یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انبیا ملائکہ واولیا وغیرہم کے اور عقاید مین اہل سنت کے داخل ہی الشفاعۃ حق تم ای اسمعیلیہ ان سب مراتب کے منکر ہو تمہارے نزدیک کوئی محبوب وجیہ نہ وعدہ نہ یقین شفاعت نہ تخصیص شفیع کی ایک احتمال ہی کہ اللہ تعالی دہوکہ بازی کے طور پر کسیکو شفیع بنادے اب سوچو تو کہ آیات و احادیث واقوال علمای دیندار مین کوئی بات بھی مخالف اہل سنت اور موافق تمہارے عقیدہ فاسدہ کے ہی فساد اور مخالفت تقویۃ الایمان کی مذہب اہل سنت سے وجہین جو تفصیل اوپر مذکور ہین انمین سے کونسی بات آیات واحادیث واقوال علمای دیندار سے معلوم ہوئی اگر تم سنی ہو تو اسمعیلیہ سے باز آؤ اور توبہ کرو اور موافق اہل سنت کے عقیدہ شفاعت کا اور سب عقیدے درست کرو اور ظاہر کرو کہ تقویۃ الایمان مین جو لکھا ہی خلاف مذہب اہل سنت وجماعت کے اور مخالف قرآن وحدیث واجماع امت کے ہی اور زیغ اور بغض انبیا واولیا کا اپنے دلون سے نکالو دیکھو کہ تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی والاعتاب ہونا بدر قیدیونکے مقدمے مین اور ام مکتوم نابینا کے مقدمے مین جسکا حال قرآن شریف مین صاف لکھا ہی کیون ہوا فقط دیکھو اگر اسکے دلمین زیغ اور بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ہی تو کیا سبب کہ جو اصل باب مین آیات محکمات ہین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ولسوف یعطیک ربک فترضی ما یملکون للشفاعۃ الا من اتخذ عبد الرحمن عہدا انکا کہین کچھہ مذکور بھی نہ کیا اور اس بحث مین لایا قصہ بدر ونابینا کا کہ کچھہ علاقہ نہین رکھتے اور بھی یہہ متشابہات سے ہین مواہب لدنیہ مین لکھا ہی النوع العاشر فی ازالۃ الشبہات من آیات وردت فی حقہ علیہ السلام متشابہات اور اسمین یہہ آیتین اور سب اسطرح کی آیتین مذکور ہین تنبیہ الغافلین مین لمبی چوڑی بیہودہ

تقریر مین لکھا ہے یہی تحریر و تقریر حضرت مولانا محمد اسمٰعیل محدث دہلوی کی تقویۃ الایمان مین ہے اور اہل
کا یہی عقیدہ ہے پس اس شخص کو باوجود مذہب اہل سنت سے بیخبری تقویۃ الایمان دیکھی صرف بیچارہ نے ان سنے
بیوقوفی سے اپنے گمان پر لکھدیا مارا پڑا یکا مفتری ہے مذہب اہلسنت کا بھی مینے لکھدیا اور عبارت تقویۃ الایمان
کی بعینہ نقل کر دی ہے دیکھلو کیا حال ہے تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے مخالفین نادان کہتے ہین کہ تقویۃ الایمان
مین نبیون کے شان کی گستاخی ہے لیکن وہ لوگ اندھے نہین سمجھتے کہ اسکی عظمت اور قوت اور کبریائی
اور بزرگی اور مختاری کے روبرو یہ لکھا ہے حقیقت مین تو یہ بات توہین ہے کہ اس شاہنشاہ جلیل عظیم الشان کے
روبرو کسیکی بڑائی [illegible] مین ہے فقط [illegible] نا موافقون کو نبیون کی گستاخی لکھنے کا اقرار ہے
مگر عذر یہ ہے کہ [illegible] شاہ جلیل سے روبرو [illegible] کی بڑائی نہین تو سو یہ عذر بہت پوچ ہے بڑائی تو وہی ہے کہ شاہنشاہ
جلیل سے [illegible] اور [illegible] کی بڑائی لکھی ہے اپنے روبرو [illegible] بشر الذین امنوا ان لھم قدم
صدق عند ربھم رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین
فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وکان عند ربہ مرضیا کان عند اللہ وجیھا
وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار صدہا
جگہ یہ مضمون قرآن وحدیث مین ہے [illegible] اللہ تعالی کی عظمت اور بزرگی کا بیان جیسا کہ اللہ
تعالی نے فرمایا [illegible] تو سمجھو کہ خود اللہ تعالی
اپنی عظمت و بزرگی کے بیان مین [illegible] بڑائیون کا جو اسکی دی ہوئی ہین قرآن شریف مین جابجا
مذکور فرمایا ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی
بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع
ایمانھم اسی طرح کی آیتین بہت ہین اور انبیاء نے اللہ تعالی کی بڑائی کے بیان مین ذکر کیا ہے اپنی بڑائیون کا کہ اللہ تعالی
نے انکو دی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین
اور حدیث شریف مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس مین اللہ تعالی کی اس طرح ثنا کی
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعلمین وکافۃ للناس اجمعین بشیرا ونذیرا وانزل
علی الفرقان فیہ تبیان کل شئ وجعل امتی خیر امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون
وھم الآخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا و
خاتما شفاء قاضی عیاض وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا اور جس مقام مین

اس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان جسنے کیا ہی تو اسکو ضرور ہوا ہی کہ سب کی چھٹائی خصوصاً ان لوگوں کی سب بے اختیاری عاجزی کا بیان کرے کہ جنکی بڑائی عوام کی نظر و نمین جمائی ہوئی ہی فقط یہہ قاعدہ نہ کہین قرآن سے نقل کیا نہ حدیث سے بلکہ قرآن و حدیث مین نبیون کی تعظیم و تکریم کا مطلق حکم ہی کسی حال کسی زبان کسی مکان کی قید نہین ہی اور انکی توہین و تحقیر کی وعید بھی عام ہی بشفا کی قسم رابع کے باب اول مین دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصغیر سب و شتم مین داخل ہی اور مرتکب اسکا کافر ہے بالاجماع اور جو اسکے کفر مین شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسی کھلی ہوئی بات کو نہ سمجھنا یا سمجھہ بوجھکر انبیا کی استخفاف کو کہ باجماع امت کفر ہی جیسی حلبی وغیرہ مین لکھا ہی اب اقبال و تسلیم کرنا اور اسکو ضروری ٹھہرانا کیا عقل و دین ہے کوئی انسے پوچھے کہ ضروری کی کیا معنے اور یہان کیا محل جسنے نبیون کی چھٹائی مولوی اسمٰعیل کی طرح نہ لکھی وہ سب عظمت الٰہی کے بیان مین قاصر اور امر ضروری کے تارک رہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین گلستان مین اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر در کشند ایضاً ع گر بہ محشر خطاب قہر کند٭ انبیا را چہ جای معذرت ست٭ اور بوستان مین ہی ع دران روز گز فعل پرسند و قول٭ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول٭ یہان کئی باتین قابل سننے کے ہین ایک تو یہہ کہ اتنی بڑی بحث مین قرآن و حدیث و اجماع کو چھوڑکر شیخ سعدی کے اشعار کا یاد کرنا سوائے جنون کے کیا خیال کیا جائے دوسری بات یہہ کہ وہ گستاخیان اور بے ادبیان کہ مولوی اسمٰعیل سے حضرات انبیا علیہم السلام کے حضور مین صادر ہوئی کہ جنکے باعث مولوی فضل حق صاحب وغیرہ نے تحقیق الفتوی مین مولوی اسمٰعیل کی اسکے رو برو تکفیر لکھی اور انسے کچھ جواب بن نہ آیا شیخ سعدی کے کلام مین کہان ہی آپ صاحب تمہارے لکھنے سے ظاہر ہی کہ تمنے مخالفین کی تحریر دیکھی اس صورت مین اگر تمہارے نزدیک مخالفین کی دلیلین ناحق و باطل نہین تو انکا جواب لکھنے کہ مخالفین کو تمہارا کا احتمال اللہ تعالی کی قدرت سے تمہاری گالی گلوچ سے کیا حاصل ہوا اور اگر دلیلین حق و لاجواب تہین تو اتنا کہدیتے مین کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نبی معصوم یا فرشتہ نہ تھے خطا ہوگئی یا مطلب ایمان ہوا جاتا تھا خیر یہہ بھی نہ سکوت کرتے جیسے مولوی اسمٰعیل نے کیا تھا اور کچھہ مخالفین کی تحریر و تقریر کا ذکر زبان پر نہ لاتے یہ بھی کیا بگڑا تھا اگر یہہ بھی نہو سکا تھا اور بے کلام کئے نہ رہا گیا تھا اور ہٹ دھرمی کا غلبہ تھا تو یہی کہتے ہوتے کہ انھون نے نبیون کی چھٹائی نہین لکھی تھی اور جو انھون نے لکھا ہی وہ چھٹائی نہین ہی یہہ بھی نہ کہتے تو اس سے تو بہتر تھا کہ اقبال کر لیا اور توجیہ بدلی سو عذر بدتر از گناہ یہہ دوسری ہی حقیقت مین توجیہات یہی ہین کہ مولوی اسمٰعیل کو نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا لحاظ اپنی اپنے کام سے جیسے نعرہ مین پیشاب کرنیوالے کا حال تھا جہان انبیا نبا پر لگے جو چاہا لکھدیا یا جہان خدا کی طرف متوجہ ہوگئے جو جی مین آیا بک دیا

خدا سے کب ڈرتے ہو دیکہو صاف لکھدیا کہ کسطرح انکی سزا دیگا اور بے سبب درگذر نہین کریگا تیسری بات تحریف
واقعہ اس فرقہ کا شعار ہی مایۃ المسائل اور اربعین مین مشکوٰۃ کے شروح وغیرہ کی نقل مین تنبیہ الغافلین مین مثل مشہور
کے شملہ بمقدار علم گلستان کی نقل مین اجر حاصل کرلیا اصل گلستان مین یون ہی اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی
سر در کشند و اگر غمزہ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند قطعہ گر بمحشر خطاب قہر کند انبیا را چہ جای عذر
است پردہ از روی لطف گو بردار کاشقیا را امید مغفرت است کلکتے کی چھپی کتاب مین صرف گلستان
بوستان تک تبدل اور تھا شاہجہان آباد مین جو تنبیہ الغافلین چھپی اسمین اور بھی بلند پروازی ہوئی کہ حوالہ
شیخ عطار کے پندنامہ کا کرکے یہہ شعر لکھدیا ہے دل اندر صمد باید ای دوست بست کہ عاجز ترست از صنم
ہر کہ ہست یہہ وہی مثل ہی ہے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
پندنامہ کی یہہ بحر ہی نہین ہی اکثر لڑکونکو بھی اسکے شعر یاد ہوتے ہین مطلع اسکا یہہ ہی ہے حمد بیحد مر خدای پاک را
آنکہ ایمان داد مشت خاک را ۔ دیکھو گلستان اور پندنامہ ایسی مشہور کتابون مین جب ان حضرات کی نقل کا یہہ حال
ہی پہر غیر مشہور کتابونکی نقل مین اور عبارات عربی کے ترجمہ مین انکا کیونکر اعتبار کیا جاوے اے مسلمانون ان
صاحبون کی کتابونکے دیکھنے سے ہاتھ اٹھاؤ عجب طرح کے فساد انمین بھرے ہین ابھی ایک نسخہ دیکھا
تقویۃ الایمان کا شاہجہان آباد کا چھپا ہوا سنہ ۱۲۶ ہجری مین حافظ محمد بیر خان کے اہتمام مین اور اسکو خوب
محشی کیا ہی اور حاشیون پر مخالفون کی باتونکے جواب کا ارادہ کیا ہی اور اول مین بھی توجیہ و دفع ملامت کی تقویۃ الایمان
سے کی ہی اسمین بعض جگہہ بعض الفاظ کہ جنپر مواخذہ کیا گیا تھا بدل دئے شفاعت کی تقریر مین بھی جہان
اصل تقویۃ الایمان مین ہی نہین کرسکتا وہان لکھدیا نہین کرتا یہہ حرکتین بھی بیجا ہین اور خالی تلبیس سے نہین
اگر یہہ لفظ تمہارے نزدیک بھی برا تھا اور برائی اسکی معلوم ہوگئی تھی تو حاشیہ پر یہہ بات صاف لکھدینے
ایمانداری کا مقتضا یہی تھا اصل کتاب مین بدل دینا کیا معنے اور اس سے کیا حاصل صاحب تقویۃ الایمان
سے ملامت تمہاری یہہ حرکت دفع نہین کرتی بلکہ دلالت التزامی سے سمجھنے والے پاجاتے ہین کہ تم بھی اسکو ایسا
جانتے ہو جیسے ہم ہم زبان سے بھی وہی کہتے ہین کہ جو دلمین سمجھتے ہین تم ایسا نہین کرتے جن باتون پر
ہمنے گرفت کی تمہارے نزدیک بھی برے ہین جبھی تو الٹ پلٹ اول بدل کرتے ہو مگر تعصب اور سخن
پروری سے تعریف کئے جاتے ہو اور ان الفاظ کی گرفت کرنے والون کو برا بھلا کہے جاتے ہو اور
واقع مین ویسے انکے موافق ہو اور اس چالاکی و دغابازی سے اگر تمہارا یہہ مطلب ہی کہ لوگ جانین کہ
مولوی اسمٰعیل نے یون ہی لکھا ہی سو وہ ہرگز حاصل نہین ہوتا صرف تمہاری تفضیح ہوگی کیونکہ
ایک تو تمسے پہلے کے نسخے چھپے ہوئے کلکتہ اور لکہنؤ اور دہلی کے بکثرت منتشر ہین دوسری یہہ کہ

خود مولوی اسمٰعیل بھی انھیں تھا وہ نہیں انھیں الفاظ پر علما نے بحث کی اور ہر ہر طرح کی تقریر و تحریر ہوئی
ان تحریروں میں یہ الفاظ موجود تحقیق الفتوی میں دیکھو کوئی سوال ... بھی نہیں سکتا موجود ہی اور جواب
میں بھی سب کا رد صاف کیا ہے اور جب ... کیا خود مولوی اسمٰعیل یا انکے پیرو اور ہر طرح کی گفتگو میں
کرتے رہے اس لفظ کا انکار ... اختراع میں کچھ شک نہیں بہر حال اگر ایماندار
ہو تو صرف فاتحہ ... کتاب ... سے مقابلہ کر کر
سب کا حال ... ایک لفظ سے سب قباحتیں
بیان تقویۃ الایمان ... مذکور ہیں ...
ہیں تمام ہوا رسالہ الحمد للہ اولاً و آخراً

فائدہ

ولا تجوز الصلوة خلف من ینکر شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم او ینکر الکرام الکاتبین او ینکر الرؤیة لانہ کافر کذا فی البحر الرائق ناقلا عن الخلاصة معربا عن الاصل
رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

تمت بالخیر

الحمد للہ کہ یہ رسالہ در باب اثبات شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمی بہ نور المؤمنین بشفاعۃ الشافعین تصنیف
اکمل العلما افضل الفضلا سیف اللہ المسلول مولانا ابو الفضل ... محمد فضل رسول رضی اللہ تعالی عنہ
بتاریخ ... ماہ شوال ... ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تحریر یافت
یہ کتاب نور المؤمنین بشفاعۃ الشافعین بمبئی ... محلہ حاجی محمد صدیق جعفر کے پاس سے صرف ٹکٹ محصول
روانہ کرنے سے ملے گی

کتبہ کمترین فخر الدین ولد حاجی غلام محمد رضا حنفی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلان

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اہل اسلام کو مژدہ ہو کہ کتاب بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ تصنیف مولانا فضل محمد [illegible] طبع ہو گئی جسکے مقدمہ میں [illegible] [illegible] مذہب نجدیہ کا مفصل حال [illegible] [illegible] کا [illegible] عرب میں اسکا کون کون امام ہوا اور [illegible] اسکا موجد بانی کون ہے اور باب اول میں [illegible] [illegible] [illegible] جو نکلتے ہیں اسکا مفصل حضرت شاہ [illegible] صاحب وحضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے کلام [illegible] [illegible] کے ساتھ زبان فارسی میں کیا گیا ہے اور تکملہ باب اول میں [illegible] فائدہ اولی [illegible] [illegible] اولیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اثبات نہایت تحقیق سے شاہ عبدالعزیز صاحب [illegible] کے چند مقولات [illegible] [illegible] کیا گیا ہے اور فائدہ ثانیہ میں اثبات سماع موتیٰ یعنی مردوں کا عالم [illegible] [illegible] [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتوے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے چند اقوال [illegible] [illegible] فائدہ ثالثہ میں شفاعت کا اثبات جسکے [illegible] مولوی اسمعیل سے [illegible] [illegible] [illegible] فائدہ رابعہ میں استحباب تبرک بآثار بزرگان دین مثل عصا شریف [illegible] [illegible] [illegible] شاہ عبدالعزیز [illegible] مفصل فتویٰ بھی کیا گیا ہے جسکو وہابیہ نجدیہ شرک لکھتے ہیں اور حضرت شاہ صاحب [illegible] [illegible] [illegible] سلف صالحین تک بیان کرتے اور منکرین کو نہایت [illegible] [illegible] کا لقب [illegible] فائدہ خامسہ میں [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ثبوت [illegible] کیا ہے فائدہ سادسہ میں [illegible] [illegible] معصل کی [illegible] عبارت تقویۃ الایمان اور [illegible] [illegible] مصنف علام [illegible] [illegible] [illegible] وہابیہ [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے تفسیر عزیزی کی عبارت [illegible] [illegible] [illegible] معاصرین سے نقل کرنا اور سوم حضرت شاہ صاحب کا تفسیری [illegible] ایک فتویٰ مفصل [illegible] [illegible] قدس سرہ [illegible] فتوے کا [illegible] نہایت عمدہ شاہ صاحب کے معاصرین سے نقل کرنا [illegible] شاہ صاحب کا مولوی عبدالحکیم پنجابی [illegible] فتوے کا رد کرنا اور مصنف علام قدس سرہ کا اس فتوے کے رد کو نہایت [illegible] [illegible] شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ اس مسئلہ [illegible] [illegible] ظاہر ہے کہ شاہ صاحب نے آخر عمر میں انہی اقوال تفسیر عزیزی [illegible] [illegible] باب دوم [illegible] [illegible] [illegible] یعنی تکرار جماعت [illegible] اسکا مفصل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کتاب [illegible] [illegible] ابطال الباطل معروف رسالہ [illegible] دو فصلیں ہیں فصل اول میں [illegible] انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] [illegible] حضرات انبیاء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اقوال ائمہ دین مجتہدین سے نہایت تفصیل وتحقیق کے ساتھ ثابت کیا [illegible] مسئلہ کو [illegible] [illegible] فصل دوم میں [illegible] [illegible] اس مسئلہ میں شبہات واعتراضات تقویۃ الایمان وغیرہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جوابات [illegible] [illegible]